

إِنَّ فِي آيَاتِهَا لَآيَةً مَّا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ وَإِنَّ رَبَّكَ الْغَنِيُّ الرَّحِيمُ  
وَلَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ يُنَزِّلُ الْمَطَرَ

وہ پڑھ رہے تھے جو موت سے چوب خطم پر غم فانی پڑا رہے غفلت میں غلامی  
پڑتے ہی ایک چھینٹا دامن سے نکھر گئے  
پہل بھریں میں بیکڑوں برسوں کی جھل گئی  
صدیوں کے بکڑے ایک نظریں سدھرتے  
پر کر گئے فلاح سے بھولی مراد کی  
دامان آرزو کو سعادت سے بھر گئے  
یار و بیچ وقت کہ تھی جن کی انتظار  
تو تھکتے تھکتے جن کی کڑوں ہی مر گئے  
آئے بھی اور آگے چلے بھی تھے وہ آہ  
انام سعدان کے بسرت گذرتے  
آندھی ان کی یا کہ خدا کا نزول تھا  
صدیوں کا کام تھوڑے ہی صبر میں

# ۱۹۶۲۸ احمدی جہتری

بہار مبارک

عالمی حضرات عالمی مولائی میزائشیر الدین محمد و محمد خلیفۃ المسیح ثانی

مرتبہ

نکال محمد امین تاجرتب قادیان

جہتری ہذا کا گیارہواں سال

ماہ دسمبر ۱۹۶۲ء

ایک روپیہ کی ۸ کاپیاں

فی جہتری ۲۰۲

# فہرست تعطیلات عدالتہائے دیوانی و ہائی کورٹ پنجاب سال ۱۳۲۸ھ

نام تیوہار	تاریخ انگریزی	تاریخ ہندی	نام یوم	تعطیل	نام تیوہار	تاریخ انگریزی	تاریخ ہندی	نام یوم	تعطیل
نیو ایپریس ڈے	یکم جنوری	۱۸ پلوہ	ایوم	ایوم	محمد	۲۹ جون	۱۹ جون	ایوم	ایوم
لوٹری	۱۳ جنوری	۳۰ پلوہ	ایوم	ایوم	بیاس یوجا	۳ جولائی	۳۰ جولائی	ایوم	ایوم
بسنٹ وینجی	۲۴ جنوری	۱۲ ماگھ	ایوم	ایوم	رکھڑی	یکم اگست	۱۸ اگست	ایوم	ایوم
شب برات	۷ فروری	۲۵ ماگھ	ایوم	ایوم	جنم اشٹمی	۵ اگست	۲۲ ساون	ایوم	ایوم
شہباز تری	۲۰ فروری	۹ پھالگن	ایوم	ایوم	آخری چمار شنبہ	۱۵ اگست	۲۲ ساون	ایوم	ایوم
ہولی	۲۴ مارچ	۲۴ پھالگن	ایوم	ایوم	بارہ وفات	۲۹ اگست	۱۸ اگست	ایوم	ایوم
جمعتہ الوداع	۲۳ مارچ	۱۱ جمیت	ایوم	ایوم	انت چتر وینی	۲۸ ستمبر	۱۳ سونچ	ایوم	ایوم
عید الفطر	۲۴ مارچ	۱۲ جمیت	ایوم	ایوم	درگا اشٹمی	۱۲ اکتوبر	۷ کارنگ	ایوم	ایوم
درگا اشٹمی	۲۵ مارچ	۱۴ جمیت	ایوم	ایوم	دسہرہ	۲۳ اکتوبر	۸ کارنگ	ایوم	ایوم
بیساکھی	۲۶ مارچ	۱۵ جمیت	ایوم	ایوم	دیوالی	۱۱ نومبر	۲۷ کارنگ	ایوم	ایوم
ایسٹرن لائٹ	۲۷ مارچ	۱۶ جمیت	ایوم	ایوم	سورج کرپن	۱۲ نومبر	۲۸ کارنگ	ایوم	ایوم
ایسٹرن ڈے	۲۸ مارچ	۱۷ جمیت	ایوم	ایوم	سوداچی آناوشن	۱۳ نومبر	۲۹ کارنگ	ایوم	ایوم
نیکل ایکادشٹی	۳۰ مارچ	۱۸ جمیت	ایوم	ایوم	بھیا دوج	۱۴ نومبر	۳۰ کارنگ	ایوم	ایوم
عید الفطر	۳۱ مارچ	۱۹ جمیت	ایوم	ایوم	دیوالی	۲۳ نومبر	۳۱ کارنگ	ایوم	ایوم
سالگرہ منشاہ ہند	۳۰ جون	۲۲ جیٹھ	ایوم	ایوم	کرمس ڈے	۲۵ دسمبر	۱۳ دسمبر	ایوم	ایوم
چاند کرپن	۱ جون	۲۲ جیٹھ	ایوم	ایوم					

نوٹ: ہر نوٹ کے علاوہ ہر ماہ کے آخری پندرہ کو تعطیل ہوتی ہے۔ عدالت ہائے دیوانی ستمبر کے عید میں بند رہتی ہیں مگر ہائی کورٹ تمام سال سے سنتے ہیں۔ ہائی کورٹ پنجاب دیوانی کا روپار کے لئے ۱۷ اگست سے اکتوبر تک بند رہتا ہے مگر بعض اوقات برصغیر حکام تاجیک ہیں ویش ہوتی ہیں جس مقام میں کوئی خاص سبب ہو اس کی تعطیل برصغیر حکام ہوتی ہے۔ اہل اسلام کے تیوہاروں کی تعطیل بمطابق رویت قمر میں ویش ہوجاتی ہے۔

# فہرست تعطیلات عدالتہائے دیوانی و ہائی کورٹ وافرہماہ ۱۳۲۸ھ

نام تیوہار	تاریخ انگریزی	نام یوم	تعطیل	نام تیوہار	تاریخ انگریزی	نام یوم	تعطیل
نیو ایپریس ڈے	یکم جنوری	یکم شنبہ	ایوم	بیاس یوجا	۳ جولائی	سہ شنبہ	ایوم
ولادت علامہ رشتی	۶ جنوری	جمعہ	ایوم	ناگ پوجا	۱۱ جولائی	سہ شنبہ	ایوم
مکرم سہرا انت	۱۲ جنوری	سہ شنبہ	ایوم	سلوٹو	یکم اگست	چہار شنبہ	ایوم
شب معراج	۲۰ جنوری	جمعہ	ایوم	چہار شنبہ	۷ اگست	سہ شنبہ	ایوم
موان آناوشن	۲۲ جنوری	یکم شنبہ	ایوم	کرشن چتر اشٹمی	۹ اگست	چتر شنبہ	ایوم
بسنٹ وینجی	۲۴ جنوری	جمعہ	ایوم	آخری چمار شنبہ	۱۵ اگست	چہار شنبہ	ایوم
شب برات	۷ فروری	سہ شنبہ	ایوم	بارہ وفات	۲۹ اگست	چہار شنبہ	ایوم
شہباز تری	۲۰ فروری	دو شنبہ	ایوم	تعطیل کلان	۲۹ اکتوبر	سہ شنبہ	ایوم
ہولی	۲۴ مارچ	یکم شنبہ	ایوم	کیا جیویں شریف	۲۶ ستمبر	چہار شنبہ	ایوم
آکھوں کا میلہ	۱۲ مارچ	چہار شنبہ	ایوم	انت چتر وینی	۲۸ ستمبر	جمعہ	ایوم
جمعتہ الوداع	۲۳ مارچ	جمعہ	ایوم	مہا لہ آناوشن	۳۰ اکتوبر	سہ شنبہ	ایوم
عید الفطر	۲۴ مارچ	سہ شنبہ	ایوم	دسہرہ	۲۳ اکتوبر	سہ شنبہ	ایوم
رام نوامی	۳۰ مارچ	جمعہ	ایوم	دیپ مال	۱۱ نومبر	یکم شنبہ	ایوم
ایسٹرن لائٹ	۳۱ مارچ	جمعہ	ایوم	سوداچی آناوشن	۱۲ نومبر	دو شنبہ	ایوم
بید چہا بنیر	۱ اپریل	چہار شنبہ	ایوم	دیوالی	۲۳ نومبر	جمعہ	ایوم
ایسٹرن ڈے	۲ اپریل	پنج شنبہ	ایوم	کاشمی اشٹان	۲۵ نومبر	سہ شنبہ	ایوم
عید الفطر	۳ اپریل	پنج شنبہ	ایوم	ولادت علامہ رشتی	۲۵ دسمبر	سہ شنبہ	ایوم
سالگرہ منشاہ ہند	۳ جون	یکم شنبہ	ایوم	کرمس ڈے	۲۵ دسمبر	سہ شنبہ	ایوم
چاند کرپن	۱ جون	دو شنبہ	ایوم				
محمد انعام	۲۹ جون	چہار شنبہ	ایوم				

نوٹ: ہر ماہ شنبہ کو عام روزہ تعطیل ہوتی ہے۔ ہر ماہ کے آخری شنبہ کو بھی عدالت دیوانی بند رہتی ہے، اہل اسلام کے تیوہاروں کی تعطیل پنجاب رویت قمر میں ویش ہوجاتی ہیں۔ لوکل تعطیلات برصغیر حکام ہوتی ہیں۔



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ  
مُحَمَّدٌ صَلَّیْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَامٌ

خیر کے در فضل اور کے ساتھ

# ہوالات

## وفا دار عاشق

زبان مبارک حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

میں تمہیں جانے نہ دوں گا	میں تمہیں جانے نہ دوں گا
کیا محبت جائے گی یوں	کیا پڑا روٹنگا میں خوں
یاد کر کے چشم مے گوں	میں تمہیں جانے نہ دوں گا
میں تمہیں جانے نہ دوں گا	میں تمہیں جانے نہ دوں گا
خواہ تم کتنا بھی ڈانٹو	خواہ تم کتنا بھی کوسو
خواہ تم کتنا بھی جھڑکو	میں تمہیں جانے نہ دوں گا
میں تمہیں جانے نہ دوں گا	میں تمہیں جانے نہ دوں گا
کیا ہوئی الفت ہماری	کیا ہوئی چاہت تمہاری
لکھا چکا ہوں زخم کاری	میں تمہیں جانے نہ دوں گا
میں تمہیں جانے نہ دوں گا	میں تمہیں جانے نہ دوں گا
مجھ سے تم نفرت کرو گے	سامنے میرے نہ ہو گے
ساتھ میرا چھوڑ دو گے	میں تمہیں جانے نہ دوں گا
میں تمہیں جانے نہ دوں گا	میں تمہیں جانے نہ دوں گا
دل میں رکھو گے چھپا کر	آنکھ کی پتلی بربا کر
اپنے سینے سے لگا کر	میں تمہیں جانے نہ دوں گا
میں تمہیں جانے نہ دوں گا	میں تمہیں جانے نہ دوں گا
اس قدر محنت اٹھا کر	دولتِ راحت لٹا کر
تم کو پایا جاں گنوا کر	اب تو میں جانے نہ دوں گا
عیب سے غصہ ابھر کر	میری حالت پر نظر کر
پرستہ جانے نہ دوں گا	دھیر ہو جاؤں گا مگر

میں تمہیں جانے نہ دوں گا	میں تمہیں جانے نہ دوں گا	میں تمہیں جانے نہ دوں گا	میں تمہیں جانے نہ دوں گا
تم میرے گھر کے دیشے ہو میں تمہیں جانے نہ دوں گا	تم تو میرے ہو چکے ہو میرے دل میں بس رہو	عہد کے مضبوط رشتے میں تمہیں جانے نہ دوں گا	نوٹ جاؤں کس طرح سے اسلئے ہم کیا ملے تھے
میں تمہیں جانے نہ دوں گا	میں تمہیں جانے نہ دوں گا	میں تمہیں جانے نہ دوں گا	میں تمہیں جانے نہ دوں گا
اور پھر اب کہہ رہا ہوں میں تمہیں جانے نہ دوں گا	میں یہ تم سے کہہ چکا ہوں عہد سچتہ کر چکا ہوں	منہ نہ سالوں تک کھاؤ میں تمہیں جانے نہ دوں گا	خواہ مجھ سے روٹھ جاؤ یاد سے اپنی بھلاؤ
میں تمہیں جانے نہ دوں گا	میں تمہیں جانے نہ دوں گا	میں تمہیں جانے نہ دوں گا	میں تمہیں جانے نہ دوں گا
آؤ آؤ مان جاؤ مجھ کو سینہ سے لگاؤ دل سے سب شکے مٹاؤ میں تمہیں جانے نہ دوں گا			

## مکے اور وول

کیوں دلوں پہ اس قدر یہ گرد ہے  
کس بیاباں میں نکالوں یہ سجنار  
مر گئے ہم پر تمہیں تم کو حشر  
کچھ تو دیکھو کہ تمہیں کچھ ہوش ہے  
چپ رہے کب تک خداوند غیور  
دل سے ہیں خدام ختم المرسلین  
خاک راہ احمد مختار ہیں  
جان و دل اس راہ پر قربان ہے  
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا  
کیوں نہیں لوگو تمہیں خوف عقاب  
کچھ تو آخر چاہیے خوف خدا  
ہے یہ کیا ایمانداروں کا نشان  
جس سے کچھ ایمان جو تھا وہ مٹ گیا  
جس کے باعث سے تمہارا نام تھا  
افترا کی کبت تلک بن گیا وہ ہے  
اک جہاں کو لا رہا ہے میرے پاس

آنکھ تر ہے دل میں میرے دروہے  
دل ہوا جاتا ہے ہر دم بے قرار  
ہو گئے ہم درد سے زیر و زبر  
آسمان پر غافل و اک جوش ہے  
ہو گیا دین کفر کے حملوں سے خور  
ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دین  
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں  
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے  
ہے چکے دل اب تنہا خالی رہا  
تمہیں دیتے ہو کافر کا خطاب  
کیا یہی تعلیم فرقاں ہے بھلا  
ہو منوں پر کفر کا کرنا گساں  
اس قدر کہین و نقصب بڑھ گیا  
کیا یہی تقویٰ ہے یہی اسلام کھٹا  
بدگماں کیوں ہو خدا کچھ یاد ہے  
وہ خدا میرا جو ہے جو ہر شے پاس

لنفتی ہوتا ہے مرد مفتری  
لنفتی ہو کب ملے یہ سروری

(از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)



# برکاتِ اسلام

(انحضرت مصلح موعود علیہ السلام)

اس جگہ ہم کسی قدر اس بات کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ اسلام کے ثمرات کیا ہیں۔ یواضح ہو کہ جب کوئی اپنے مولا کا سچا طالب کامل طور پر اسلام پر قائم ہو جائے۔ اور نہ کسی تکلف اور بناوٹ سے بلکہ طبعی طور پر خدا تعالیٰ کی راہوں میں ہر ایک قوت اس کے کام میں لگ جائے۔ تو آخری نتیجہ اس کی اس حالت کا یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہدایت کے اعلیٰ تجلیات تمام حجب سے مبرا ہو کر اس کی طرف رخ کرتے ہیں اور طرح طرح کے برکات اس پر نازل ہوتے ہیں اور وہ احکام اور وہ عقائد جو محض ایمان اور جماع کے طور پر قبول کئے گئے تھے اب بذریعہ مکاشفات صحیحہ اور الہامات یقینیہ قطعیہ مشہود اور محسوس طور پر دکھائے جاتے ہیں اور مغلقات شرع اور دین کے اور اسرار ربانیت حنیفیہ کے اس پر منکشف ہو جاتے ہیں اور ملکوت الہی کا اس کو میر کرایا جاتا ہے۔ تا وہ یقین اور معرفت میں مرتبہ کامل حاصل کرے اور اس کی زبان اور اس کے بیان اور تمام افعال اور اقوال اور حرکات و سکنات میں ایک برکت رکھی جاتی ہے اور ایک فوق العادت شجاعت اور انتقامت اور ہمت اس کو عطا کی جاتی ہے اور شرح صدر کا ایک اعلیٰ مقام اس کو عنایت کیا جاتا ہے۔ اور بشریت کے حجابوں کی تنگ ڈلی اوخت اور سخل اور بار بار کی لغزش اور تنگ چسبی اور شہوات اور رذات اخلاق اور ہر ایک قسم کی نفسانہ تاریکی بکلی اس سے دور کر کے اس کی جگہ ربانی اخلاق کا نور بھردیا جاتا ہے۔ تب وہ بکلی مبدل ہو کر ایک نئی پیدائش کا پیرایہ پہن لیتا ہے اور خدا تعالیٰ سے سنتا اور خدا تعالیٰ کے ساتھ حرکت کرتا اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ٹھہرتا ہے۔ اس کا غضب خدا تعالیٰ کا غضب اور اس کا رحم خدا تعالیٰ کا رحم ہو جاتا ہے اور اس درجہ میں اس کی دعائیں بطور اصطفاء کے منظور ہوتی ہیں نہ بطور ابتداء کے اور وہ زمین پر حجت اللہ اور امان اللہ ہوتا ہے اور آسمان پر اس کے وجود سے خوشی کی جاتی ہے اور اعلیٰ سے اعلیٰ عطیہ جو اس کو عطا ہوتا ہے مکالمات الہیہ اور مخاطبات حضرت یزدانی ہیں جو بغیر شک اور شبہ اور کسی غبار کے چاند کے نور کی طرح اس کے دل پر نازل ہوتے رہتے ہیں اور ایک شدید الاثر لذت اپنے ساتھ رکھتے ہیں اور طمانیت اور تسلی اور سکینت بخشتے ہیں اور اس کلام اور الہام میں یہ فرق ہے کہ الہام کا چشمہ تو گویا ہر وقت مغرب لوگوں میں بہتا ہے۔ اور وہ

روح القدس کے بدلے بولتے ہیں اور روح القدس کے دکھائے دیکھتے اور روح القدس کے ساتھ

سنتے اور ان کے تمام ارادے روح القدس کے نفع سے ہی پیدا ہوتے ہیں اور یہ بات سچ اور بالکل سچ ہے کہ وہ ظلی طور پر اس آیت کے مصداق ہوتے ہیں۔ وَمَا يَنْطَلِقُ عَنِ الْهَوَىٰ

إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ لیکن مکالمہ الہیہ ایک الگ امر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ وحی متلو کی

طرح خدا تعالیٰ کا کلام ان پر نازل ہوتا ہے اور وہ اپنے سوالات کا خدا تعالیٰ سے ایسا جواب پاتے

ہیں کہ جیسا ایک دوست دوست کو جواب دیتا ہے۔ اور اس کلام کی اگر ہم تعریف کریں تو صرف

اس قدر کر سکتے ہیں کہ وہ اللہ جل شانہ کی ایک تجلی خاص کا نام ہے جو بیحد اس کے مقرب فرشتہ کے

ظہور میں آتی ہے۔ اور اس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ تاہم ان کے قبول ہوئیے اطلاع دی جائے یا کوئی نئی اور مخفی

بات بنائی جائے یا آئینہ کی خبریں پر آگاہی دی جائے یا کسی امر میں خدا تعالیٰ کی مرضی اور عدم مرضی پر مطلع

کیا جائے یا کسی اور قسم کے واقعات میں یقین اور معرفت کے مرتبہ تک پہنچایا جائے۔ بہر حال یہ وحی ایک

الہی آواز ہے جو معرفت اور اطمینان سے رنگین کرنے کے لئے منجانب اللہ پر اپنی مکالمہ و مخاطبہ میں ظہور پذیر

ہوتی ہے۔ اور اس سے بڑھ کر اس کی کیفیت بیان کرنا غیر ممکن ہے کہ وہ صرف الہی تحریک اور ربانی نفع سے

بغیر کسی قسم کے فکر اور تدبر اور غرض اور غور اور اپنے نفس کے دخل کے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قدرتی ندا

ہے جو لذت و اور پر برکت الفاظ میں محسوس ہوتی اور اپنے اندر ایک ربانی تجلی اور الہی صورت رکھتی ہے۔

حصول صداقت کے ذرائع اس جگہ ہر ایک سچے طالب کے دل میں یہ طبع یہ سوال پیدا ہو گا کہ مجھے کیا کرنا

چاہیئے۔ کہ تا یہ مرتبہ عالیہ مکالمہ الہیہ حاصل کر سکوں پس اس سوال کا جواب یہ ہے کہ یہ ایک نئی ہستی ہے

جس میں نئی قوتیں نئی طاقتیں نئی زندگی عطا کی جاتی ہے اور نئی ہستی پہلی ہستی کے فنا کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی

اور جب پہلی ہستی ایک سچی اور حقیقی قربانی کے ذریعہ سے جو فدائے نفس اور فدائے عزت و مال و دیگر لوازم نفسانہ

سے مراد ہے بکلی جاتی رہے تو یہ دوسری ہستی فی النور اس کی جگہ لے لیتی ہے اور اگر یہ سوال کیا جائے کہ پہلی

ہستی کے دور ہونے کے نشان کیا ہیں۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب پہلے خواص اور جذبات دور ہو کر نئے

خواص اور نئے جذبات پیدا ہوں اور اپنی فطرت میں ایک انقلاب عظیم نظر آوے اور تمام حالتیں کیا

اختلافی اور کیا ایمانی اور کیا تعبدی ایسی صاف بدلی ہوئی نظر آویں کہ گویا ان پر اب رنگ ہی اور ہے غرض

جب اپنے نفس پر نظر ڈالے تو اپنے نہیں ایک نیا آدمی پاوے۔ اور ایسا ہی خدا تعالیٰ بھی بنیاد ہی دکھائی دے

اور شکر اور صبر اور یاد الہی میں نئی لذتیں پیدا ہو جائیں جن کی پہلے کچھ بھی خبر نہیں تھی اور بدیہی طور پر محسوس

ہو کہ اب اپنا نفس اپنے رب پر بکلی متوکل اور غیر سے بکلی لاپرواہ ہے اور تصور وجود حضرت بار تعالیٰ اس قدر



اس کے دل پر استبداد پکڑ گیا ہے کہ اب اس کی نظر شوہن وجود غیر ہنگامی معوم ہے اور تمام اسباب ہیچ اور ذلیل اور بقدر نظر آتے ہیں اور صدق اور فاکامادہ اس قدر جوش میں آ گیا ہے کہ ہر ایک مصیبت کا تصور کرنے سے وہ مصیبت آسان معلوم ہوتی ہے اور نہ صرف تصور بلکہ مصائب کے وارد ہونے سے بھی ہر ایک درد بزرگ لذت نظر آتا ہے۔ تو جب یہ علامات پیدا ہو جائیں تو سمجھنا چاہیے کہ اب پہلی ہستی پر موت آگئی ہے۔

**استنقا صا د قین** اس موت کے پیدا ہونے عجیب طور کی قوتیں خدا تعالیٰ کی راہ میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ وہ باتیں جو دوسرے کہتے ہیں پر کرتے نہیں اور وہ باتیں جو دوسرے دیکھتے ہیں پر چلتے نہیں اور وہ بوجہ جو دوسرے جانتے ہیں پر اٹھاتے نہیں۔ ان سب امور شاقہ کی ان کو توفیق دی جاتی ہے کیونکہ وہ اپنی قوت سے نہیں بلکہ ایک زبردست الہی طاقت اس کی اعانت اور مدد میں ہوتی ہے جو پہاڑوں سے زیادہ اس کو استحکام کی رو سے کر دیتی ہے اور ایک وفادار دل اس کو بخشی ہے۔ تب خدا تعالیٰ کے جلال کے لئے وہ کام اس سے صادر ہوتے ہیں اور وہ صدق کی باتیں ظہور میں آتی ہیں کہ انسان کیا چیز ہے اور آدمی کی کیا حقیقت ہے کہ خود بخود ان کو انجام دے سکے وہ ہلکی چیز سے منقطع ہو جاتا ہے اور ماسوا سے دونوں ہاتھ اٹھا لیتا ہے اور بے تغاوتوں اور فرقوں کو درمیان سے دور کر دیتا ہے اور وہ آزمایا جاتا اور کھدیا جاتا ہے اور طرح طرح کے امتحانات اس کو پیش آتے ہیں اور ایسے مصائب اور تکالیف اس پر پڑتی ہیں کہ اگر وہ پہاڑوں پر پڑیں تو انہیں نابود کر دیتیں اور اگر وہ آفتاب اور مانتاب پر وارد ہوئیں تو وہ بھی نابیک ہو جاتے لیکن وہ ثابت قدم رہتا ہے اور وہ تمام سختیوں کو بڑی انشراح صدر سے برداشت کر لیتا ہے اور اگر وہ ہاؤں حوادث میں پیا بھی جائے اور غبار سا کیا جائے تب بھی بخیر ارفیق مع اللہ کے اور کوئی آواز اس کے اندر سے نہیں آتی جب کسی کی حالت اس نسبت تک پہنچ جائے تو اس کا معاملہ اس عالم سے وراء العباد ہو جاتا ہے اور ان تمام ہدایتوں اور مقامات عالیہ کو نلی طور پر پالیتا ہے جو اس سے پہلے نبیوں اور رسولوں کو ملے تھے اور انبیاء اور رسل کا وارث اور نائب ہو جاتا ہے۔ وہ حقیقت جو انبیاء میں معجزہ کے نام سے موسوم ہوتی ہے وہ اس میں کرامت کے نام سے ظاہر ہوتی ہے اور وہی حقیقت جو انبیاء میں عصمت کے نام سے نامزد کی جاتی ہے اس میں محفوظیت کے نام سے پکاری جاتی ہے اور وہی حقیقت جو انبیاء میں نبوت کے نام سے بولی جاتی ہے اس میں محدثیت کے پیرایہ میں ظہور پکڑتی ہے حقیقت ایک ہی ہے لیکن بیاعت شدت اور ضعف رنگ کے مختلف نام رکھے جاتے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے ملفوظات مبارکہ اشارت فرما رہے ہیں کہ محدث نبی بالقوہ ہوتا ہے۔ اور اگر باب نبوت مسدود نہ ہوتا تو ہر ایک محدث اپنے وجود میں قوت اور استعداد نبی ہو جانے کی رکھتا تھا اور اسی قوت اور استعداد کے لحاظ سے محدث کا محل نبی پر جائز ہے یعنی کہہ سکتے ہیں کہ المحدثات نبی جیسا کہ کہہ سکتے ہیں العنبر خمر نظرًا علی القوۃ والاستعداد ومثل هذا محل شایع متعارف فی عبارات القوم وقد جرت المحاورات علی ذلك كما لا يخفى علی کل ذکی عالم مطلع علی الکتب الادب والکلام والتصوف اور اسی محل کی طرف اشارہ ہے جو اللہ جل شانہ نے اس قرأت کو جو وما ارسلنا من رسول ولا نبی ولا محدث ہے مختصر کر کے قرأت ثانی قرار دیئے کہ وما ارسلنا من رسول ولا نبی +

عارف باللہ کو مکالمہ ہوتا ہے اور اس سوال کا جواب کہ جس شخص کو شرف مکالمہ الہیہ کا نصیب ہو وہ کب اور کن حالات میں افاضہ کلام الہی کا زیادہ تر مستحق ہوتا ہے یہ ہے کہ اکثر شہداء اور مصائب کے نزول کے وقت اولیاء اللہ پر کلام الہی نازل ہوتا ہے تا ان کی تسلی اور تقویت کا موجب ہو وہ نزول آفت اور حوادث فوق الطاق سے نہایت شکستہ اور دردمند اور کوفتہ ہو جاتے ہیں اور حزن اور قلق انتہا کو پہنچ جاتا ہے تب خدا تعالیٰ کی صفت کلام ان کے دل میں تجلی ہوتی ہے اور کلمات طیبہ الہیہ سے ان کو سکینت اور تسخیر بخشی جاتی ہے حقیقت یہ ہے کہ مہم کی انکساری حالت الہامی آگ کے فروختہ ہونیکے لئے بہت ہی دخل رکھتی ہے جب ایک شرفیاب مکالمہ الہی کمال دردمند اور مضطرب ہوتا ہے اور اس کی توجہ درد اور حزن سے علی ہوئی ایک تار بندھ جائیکے حالت تک پہنچ جاتی ہے اور وفاداری اور تضرع اور صدق کے ربوبیت کی شعاعوں کے نیچے جا پڑتی ہے تو یک دفعہ ربوبیت کی ایک شعاع اپنی ربوبیت کی تجلی کے ساتھ اس پر گرتی ہے اور اس کو روشن کر دیتی ہے اور وہ روشنی کبھی کلام کی صورت میں اور کبھی کشف کی صورت میں ظاہر ہوئی ہے اور جمع کر نیوالے دلوں کو اس فقیہ کی طرح جو آگ کے نزدیک پہنچ جاتا ہے اپنے ربانی نور سے منور کر دیتی ہے کیا یہ بدیہی طہ پر محسوس نہیں ہوتا کہ ایک فقیہ جو پاکیزہ تہل اپنے اندر رکھتا ہے جب آگ کے نزدیک کیا جاتا ہے تو وہ فی الفو صورت بدل لیتا ہے اور آگ کی صحبت سے واپس آئے وقت ایک چمکتا ہوا شعلہ اپنے ساتھ لاتا ہے پس ایک عارف اور کامل انسان اس وقت مکالمہ الہیہ کیسے نہایت ہی استعداد فریبہ رکھتا ہے جب وہ دردمند ہو کر آستانہ الہی پر گرتا ہے اور ہر ایک طرف سے منقطع ہو کر اس موافقت اور مصافقت کو جو اس کے رگ وریشہ میں رچی ہوئی ہے ایک تانہ اور نیا جوش دیتا ہے



اور درونک منع کے ساتھ خدا تعالیٰ کی مدد کے لئے التجا کرتا ہے تب خدا تعالیٰ اس کی سنتا ہے اور اسے  
تو دور و محبت کیساتھ جواب دیتا ہے اور اس پر رحم کرتا ہے اور اس کی دعاؤں کو اکثر قبول فرمالیتا ہے  
آجکل کے بعض ملحدانہ خیال والے جو یورپ کے فلسفہ اور نیچر کے تابع ہو گئے ہیں اور اجابت اور قبولیت  
دعا سے منکر ہیں ان کے یہ خیالات سرسری باطل ہیں کہ قبولیت دعا کچھ چیز نہیں اور تحصیل مرادات  
کے لئے دعا کرنا نہ کرنا برابر ہے۔

مومن کی دعائیں قبول ہوتی ہیں | یاد رکھنا چاہیے کہ مومن پر خدا تعالیٰ کے فضلوں میں سے یہ ایک بڑا ایسا  
فضل ہوتا ہے جو اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اس کی درخواستیں گو کیسے مشکل کاموں کے متعلق  
ہوں اکثر بپا یہ اجابت پہنچتی ہیں اور اصل ولایت کی حقیقت یہی ہے جو ایسا قرب اور جاہت  
حاصل ہو جائے جو بہ نسبت اوروں کے بہت دعائیں قبول ہوں کیونکہ ولی خدا کا دوست ہوتا ہے  
اور خالص دوستی کی یہی نشانی ہے کہ اکثر درخواستیں اس کی قبول کی جائیں پس شخص کہتا ہے کہ دعا  
قبول ہو نیکی اس سے زیادہ کچھ معنی نہیں کہ خدا تعالیٰ تک اس کی آواز پہنچ جاتی ہے اور خدا تعالیٰ جان  
لیتا ہے کہ اس نے دعا کی ہے ایسا شخص مسخرہ ہے اور خدا تعالیٰ کی کتاب اور اس کے دین سے  
محض بریگانہ ہے۔ اگر صرف دعا کا سن لینا اجابت میں داخل ہے اور اس سے زیادہ کوئی بات نہیں  
تو یہ ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ میری دعا رد نہیں ہوئی۔ کیونکہ اگر اجابت سے مطلب صرف اطلاع بردعا  
ہے تو پھر کون شخص ہے جس کی دعا سے خدا تعالیٰ بخیر رہتا ہے ظاہر ہے کہ اللہ جل شانہ بے باعث  
اپنی صفت علیم اور خبیر اور سمیع ہو نیکی ہر ایک بات کو سنتا ہے اور ہر ایک شخص کی آواز اس تک  
پہنچ جاتی ہے پھر ایسے سننے میں مومن اور غیر مومن کی دعا میں فرق کیا ہے اور یہ کہنا کہ مومن کو لبیک  
کہتا ہے اور دوسرے کو نہیں یہ کیونکر ثابت ہو جبکہ اصل محرر مومن اور غیر مومن دونوں مساوی  
ہیں تو ایک کافر بھی کہہ سکتا ہے کہ میری دعا پر لبیک کہا گیا ہے تو اب اس کا کون فیصلہ کرے کہ نہیں  
کہا گیا اور ایسی معنی لبیک کا فائدہ کیا۔ بلکہ مومن کی دعا ضرور قبول کی جاتی ہے اور اگر قبول کرنا مومن  
کے حق میں بہتر نہ ہو تو کم سے کم یہ ہوتا ہے کہ مومن کو نرمی اور محبت کی راہ سے بذریعہ محبتانہ معاملہ  
کے اس پر اطلاع دی جاتی ہے۔ خدا تعالیٰ جو تمام رحمتوں کا سرچشمہ ہے سب سے زیادہ رحمت مومن  
پر ہی کرتا ہے اور ہر ایک مصیبت کے وقت اسے سنبھالتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے اور اگر  
نظام دنیا ایک طرف ہو اور مومن ایک طرف توفیق مومن کو ہی دیتا ہے اور اس کی عمر اور عافیت کے  
دن بڑھاتا ہے دشمن کہتا ہے کہ وہ ہلاک ہو جائے اور ناپید ہو جائے پر وہ دشمن کو ہی ہلاک کرتا ہے

اور اس کی بدعائیں اسی کے سر پر ملتا ہے پر مومن کی دعا کو قبول کر لیتا ہے اور اس کی دعاؤں کو قبول کر کے وہ خواست دیکھتا ہے جن سے دنیا حیران ہو جاتی ہے۔ کرامت کیا چیز ہے؟ مومن کی دعا جو قبول ہو کر ایک نہایت مشکل اور جید عقل کام کو پورا کر دیتی ہے اور تمام خلقت کو ایک حیرت میں ڈالتی ہے۔ سمجھ کر کیونکر کہا جائے کہ دعا قبول نہیں ہوتی۔ نادان ہے وہ شخص جو ایسا خیال کرتا ہے بیوقوف ہے وہ فلسفی جو ایسا سمجھتا ہے۔ یہ دعویٰ بے دلیل نہیں اس پر میرے پاس کھلے کھلے دلائل اور نہایت روشن براین ہیں پر جو اپنی آنکھوں پر پٹی باندھتا ہے تا آفتاب نظر نہ آوے وہ کیونکر روشنی کو دیکھ سکتا ہے؟

اسلام اس لئے زندہ مذہب ہے کہ اس میں مامور آتے ہیں اب یہ بھی یاد رہے کہ وہ اسلام جس کی خبر یا ہم بیان کر چکے ہیں وہ ایسی چیز نہیں ہے جس کے ثبوت کیلئے ہم صرف گذشتہ کا حوالہ دیں انھیں قبروں کے نشان دکھلائیں۔ اسلام مردہ مذہب نہیں نہایت کہا جائے کہ اس کی سب برکات پیچھے رہ گئی ہیں اور آگے فاتمہ ہے اسلام میں بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کی برکات ہمیشہ اس کے ساتھ ہیں۔ اور وہ صرف گذشتہ قصوں کا سبق نہیں دیتا بلکہ موجودہ برکات پیش کرتا ہے دنیا کو برکات اور آسمانی نشانوں کی ہمیشہ ضرورت ہے یہ نہیں کہ پہلے تھی اور اب نہیں ہے ضعیف اور عاجز انسان جو اندھے کی طرح پیدا ہوتا ہے ہمیشہ اس بات کا محتاج ہے کہ آسمانی بادشاہت کا اس کو کچھ پتہ لگے اور وہ خدا جس کے وجود پر ایمان ہے اس کی ممتی اور قدرت کے کچھ آثار بھی ظاہر ہوں پہلے زمانہ کے نشان دوسرے زمانہ کیلئے کافی نہیں ہو سکتے کیونکہ خبر معائنہ کی مانند نہیں ہو سکتی اور امتداد زمانہ سے خبریں ایک قصہ کے رنگ میں ہو جاتی ہیں۔ ہر ایک نئی صدی جو آتی ہے تو گویا ایک نئی دنیا شروع ہوتی ہے اس لئے اسلام کا خدا جو سچا خدا ہے ہر ایک نئی دنیا کے لئے نئے نشان دکھاتا ہے اور ہر ایک صدی کے سر پر اور خاص کر ایسی صدی کے سر پر جو ایمان اور دیانت سے دور پڑ گئی ہے اور بہت سی تاریکیاں اپنے اندر کھتی ہے ایک قائم مقام نبی کا پیدا کر دیتا ہے جس کے آئینہ فطرت میں نبی کی شکل ظاہر ہوتی ہے اور وہ قائم مقام نبی تبووع کے کلمات کو اپنے وجود کے توسط سے لوگوں کو دکھاتا ہے اور تمام مخالفوں کو سچائی اور حقیقت منائی اور پردہ کے رو سے ملزم کرتا ہے۔ سچائی کے رو سے اس طرح کہ وہ سچے نبی پر ایمان نہ لائے پس وہ دکھاتا ہے کہ وہ نبی سچا تھا اور اس کی سچائی پر آسمانی نشان یہ ہیں۔ اور حقیقت منائی کی رو سے اس طرح کہ اس نبی مقبوع کے تمام مغلقات دین کا حل کر کے دکھلا دیتا ہے اور تمام شہادت اور اعتراف



کا استیصال کر دیتا ہے اور پروردہ ری کے رو سے اس طرح کہ وہ مخالفوں کے تمام پرے بھاڑ دیتا ہے اور دنیا کو دکھلا دیتا ہے کہ وہ کیسے بیوقوف اور معارف میں نہ سمجھنے والا اور غفلت اور جہالت اور تاریکی میں گرنے والے اور جناب الہی سے دور و مچور ہیں اس کمال کا آدمی ہمیشہ مکالمہ اللہ کا خلعت پاک آتا ہے اور زکی اور مبارک اور تجاب الدعوات ہوتا ہے اور نہایت صفائی سے ان باتوں کو ثابت کر کے دکھلا دیتا ہے کہ خدا ہے اور وہ قادر اور بصیر اور سمیع اور علیم اور مدبر یا بارادہ ہے اور درحقیقت دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اہل اندر سے خوارق ظاہر ہوتے ہیں پس صرف اتنا ہی نہیں کہ وہ آپ ہی معرفت اللہ سے مالا مال ہے بلکہ اس کے زمانہ میں دنیا کا ایمان عام طور پر وسیع رنگ پکڑ لیتا ہے اور وہ تمام خوارق جن سے دنیا کے لوگ منکر تھے اور ان پر ہنستے تھے اور ان کو خلاف فلسفہ اور نیچر سمجھتے تھے یا اگر بہت زخمی کرتے تھے تو بطور ایک قصہ اور کہانی کے ان کو ملتے تھے اب اسکے آنے سے اور اسکے عجائبات ظاہر ہونے سے نہ صرف قبول ہی کرتے ہیں بلکہ اپنی پہلی حالت پر روتے اور تاسف کرتے ہیں کہ وہ کیسی نادانی تھی جس کو ہم عقلمندی سمجھتے تھے اور وہ کیسی بیوقوفی تھی جس کو ہم علم اور حکمت اور قانون قدرت خیال کرتے تھے غرض وہ خلق اللہ پر ایک شعبہ کی طرح آتا ہے اور سب کو کم و بیش حسب استعدادات مختلفہ اپنے رنگ میں لے آتا ہے اگرچہ وہ اوائل میں آزمایا جانا اور تکالیف میں ڈالا جاتا ہے اور لوگ طرح طرح کے دکھ اس کو دیتے ہیں اور طرح طرح کی باتیں اس کے حق میں کہتے ہیں اور انواع اقسام کے طریقوں سے اس کو ستاتے اور اس کی ذلت ثابت کرنا چاہتے ہیں لیکن چونکہ وہ برہان حق اپنے ساتھ رکھتا ہے اس لئے آخر ان سب پر غالب آتا ہے اور اس کی سچائی کی کرنیں بڑے زور سے دنیا میں بھینکتی ہیں اور جب خدا تعالیٰ دیکھتا ہے کہ زمین اس کی صداقت پر گواہی نہیں دیتی تب آسمان والوں پر حکم کرتا ہے کہ وہ گواہی دیں جو اس کے لئے ایک رہنمائی گواہی خوارق کے رنگ میں دعاؤں کے قبول ہونیکے رنگ میں اور حقائق اور محارف کے رنگ میں آسمان سے اترتی ہے اور وہ گواہی بہروں اور گونگوں اور انراضوں تک پہنچتی ہے اور بہتیرے ہیں جو اس حق اور سچائی کی طرف کھینچے جاتے ہیں مگر مبارک وہ جو پہلے سے قبول کر لیتے ہیں کیونکہ ان کو بوجہ تکبر ظن اور قوت ایمان کے صدیقیوں کی شان کا ایک حصہ ملتا ہے اور یہ اس کو افضل ہے جس پر چلے کرے ۛ

مامورین اللہ کی اتمام حجت | اب اتمام حجت کے لئے میں یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ اسی کے موافق جو ابھی میں نے ذکر کیا ہے خدا تعالیٰ نے اس زمانہ کو تاریک پاکر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں

عرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق اور تقویٰ اور استبازی کو زائل ہوتے ہوئے مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے کہ وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور ناسلام کو ان لوگوں کے حملے سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور ہریت کے لباس میں اس الٰہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں۔ سولے حق کے طالبو سوچ کر دیکھو کیا یہ وقت وہی وقت نہیں ہے جس میں اسلام کے لئے آسمانی مدد کی ضرورت تھی۔ کیا ابھی تک تم پر یہ ثابت نہیں ہوا کہ گذشتہ صدی میں جو تیرہویں صدی تھی کیا کیا صدعات اسلام پر پہنچ گئے اور ضلالت کے پھیلنے سے کیا کیا ناقابل برکت ختم ہمیں اٹھانے پڑے۔ کیا ابھی تک تم نے معلوم نہیں کیا کہ کن کن آفات نے اسلام کو گھیر لیا ہے کیا اس وقت تم کو یہ خبر نہیں ملی کہ کس قدر لوگ اسلام سے نکل گئے کس قدر عیسائیوں میں جلے کس قدر دہریہ اور طبعیہ ہو گئے اور کس قدر شرک اور بدعت نے توحید اور سنت کی جگہ لے لی اور کس قدر اسلام کے رد کے لئے کتابیں لکھی گئیں اور دنیا میں شایع کی گئیں۔ سو تم اب سوچ کر کہو کہ کیا اب ضرور نہ تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس صدی پر کوئی ایسا شخص بھیجا جاتا جو بیرونی حملوں کا مقابلہ کرتا۔ اگر ضرور تھا تو تم دانستہ الٰہی نعمت کو رد مت کرو۔ اور اس شخص سے منحرف مت جاؤ جس کا نام اس صدی پر اس صدی کے مناسب حال ضروری تھا۔ اور جس کی ابتداء سے نبی کریمؐ نے خبر دی تھی اور اہل اللہ نے اپنے الہامات اور مکاشفات سے اس کی نسبت لکھا تھا ذرا نظر اٹھا کر دیکھو کہ اسلام کو کس درجہ پر بلاؤں نے مجبور کر لیا ہے اور کیسے چاروں طرف سے اسلام پر چٹانوں کے تیرہ چوٹا بہتے ہیں اور کیسے کھدانا نفسوں پر اس زہر نے اثر کر دیا ہے یہ علمی طوفان عیقلی طوفان فیلسفی طوفان یہ مکہ اور منصوبوں کا طوفان یہ فسق اور فجور کا طوفان یہ اباحت اور دہریت کا طوفان یہ شرک اور بدعت کا طوفان جو ہے ان سب طوفانوں کو ذرا آنکھیں کھول کر دیکھو اور اگر طاقت ہے تو ان مجموعہ طوفانات کی کوئی پہلے زمانہ میں نظیر بیان کرو۔ اور ایمان اٹھو کہ حضرت آدم سے لیکر تا ایں دم اس کی کوئی نظیر بھی ہے اور اگر نظیر نہیں تو خدا تعالیٰ سے ڈرو اور حدیثوں کے وہ معنی کرو جو ہو سکتے ہیں واقعات موجودہ کو نظر انداز مت کرو تا تم پر کھل جائے کہ یہ تمام ضلالت وہی سخت و جہالت ہے جس سے ہر ایک نبیؐ ڈرتا آیا ہے جسکی بنیاد اس دنیا میں عیسائی مذہب اور عیسائی قوم نے ڈالی جس کیلئے ضرور تھا کہ مجبور وقت مسیح کے نام پر آوے کیونکہ بنیاد مسیح کی امت ہے اور مبر سے پرکشٹا یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ زہر ناک ہوا جو عیسائی قوم سے دنیا میں پھیل گئی حضرت عیسیٰؑ کو انکی خبر دی گئی تب ان کی شرح روحانی نزول کے لئے حرکت میں آئی اور اس نے جوش میں آکر اور اپنی امت



کو ہدایت کا مفسد پرواز پاکر زمین پر اپنا قائم مقام اور شبہ بہ چاہا جو اس کا ایسا ہم طبع ہو کہ گویا وہی ہو۔ سو خدا تعالیٰ نے وعدہ کے موافق ایک شبیہ عطا کی اور اس میں مسیح کی ہمت اور سیرت اور روحانیت نازل ہوئی اور اس میں اور مسیح میں شدت اتصال کیا گیا۔ گویا وہ ایک ہی جوہر کے دو ٹکڑے بنائے گئے اور مسیح کی توجہات نے اس کے دل کو اپنا قرار گاہ بنایا اور اس میں ہو کر اپنا تقاضا پورا کرنا چاہا۔ پس ان معنوں سے اس کا وجود مسیح کا وجود ٹھہرا اور مسیح کے پرچوش ارادات اس میں نازل ہوئے جن کا نزول الہامی استعارات میں مسیح کا نزول قرار دیا گیا۔ یاد رہے کہ ایک عرفانی بصیرت ہے کہ بعض گذشتہ کاملوں کا ان شخص پر جو زمین پر زندہ موجود ہوں عکس تعبیر کر اور استخاد خیالات ہو کر ایسا تعلق ہو جاتا ہے کہ وہ ان کے ظہور کو اپنا ظہور سمجھ لیتے ہیں اور ان کے ارادات جیسے آسمان پر ان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں ویسے ہی باذنہ تعالیٰ اسکے دل میں جو زمین پر ہے پیدا ہوجاتے ہیں اور ایسی روح جس کی حقیقت کو اس آدمی سے جو زمین پر ہے متحد کیا جاتا ہے ایک ایسا ملکہ رکھتی ہے کہ جب چاہے پورے طور پر اپنے ارادات اس میں ڈالتی ہے اور ان ارادات کو خدا تعالیٰ اس دل سے اس دل میں رکھ دیتا ہے۔ غرض یہ سنت اللہ ہے کہ کبھی گذشتہ انبیاء و اولیاء اس طور سے نزول فرماتے ہیں اور ایلیا بنی نے مسیح بنی میں ہو کر اسی طور سے نزول کیا تھا۔ سو مسیح کے نزول کی سچی حقیقت یہی ہے۔

## ستھری نوٹ

(۱) اندر باہر یکساں نہ رہنا۔ دین میں اخلاص نہ ہونا

طبیعت میں دوورجنی کا پایا جانا۔ اتفاق کی نشانی

۲۔ بادشاہ وقت اور رب العزت کے حکم کے سامنے

کھڑے اور فریاد کرنے والا باغی کہلاتا ہے

۳۔ مخالفوں کی کچی چٹری باتیں سنکر ان کی مائل میں

مائل ملانا۔ مقابلہ نہ کرنا بے غیرتی ہے

۴۔ احکام الہی سنکر ان کی عظمت نہ کرنی بکامہ خفایت

کرنی بہت بڑا عیب ہے۔

۵۔ دین میں مکر اور دھوکہ بازی کرنی حق کی مخالفت

کرنی بڑے گناہوں میں داخل ہے۔

۱۔ قربانی ایک امر مسنون ہے۔ ہر سمت

والے پر فرض ہے۔ تمام گھرنے کی طرف

سے ایک قربانی ہو سکتی ہے اور بچوں کی

طرف سے بھی علیحدہ علیحدہ قربانی دینی جائز ہے

۲۔ بھیڑ بکری و نہر و دریں کا کرنا چاہیے اور قربانی

کا جانور بیمار۔ دبلا۔ کانا۔ ننگا۔ عارض کوئی

عیب دار نہ ہو۔

۳۔ دو گانہ پڑھنے کے بعد سے ۲ تا ۱۲ صبح تک

قربانی کر سکتا ہے۔ قربانی کا گوشت خود بھی کھائے

اور دو مضرین کو بھی تقسیم کرے۔

# خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

خاتم النبیین بنیوں کی مہر مہر کی غرض تصدیق ہوتی ہے دنیا میں کبھی اور کسی زمانہ میں مہر بند کرنے کے کام میں استعمال نہیں کیا گئی اور نہ کی جاتی ہے جتنے مواہیر ثبت ہوتے ہیں وہ سب تصدیق کیلئے ثبت ہوتے ہیں تاکہ کوئی دوسرا اس میں کسی طرح کا جعل و فریب نہ کر سکے مہر نام ہی ہے اس انگوٹھی یا آلہ کا جس پر نام یا حروف منقطعا از ستم ہو کر ارم کنندہ ہوں۔ اکی استعمال ہمیشہ تصدیق اور جعلی کاواپسوں سے بچنے کیلئے ہوتا ہے مہر چاہے کسی شے کے اندر لٹکائی جائے یا باہر۔ اول یا آخر لیکن جس چیز کا بند کرنا مقصود ہوتا ہے اسکے حسب حال چیزیں استعمال کی جاتی ہیں اس شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا پتہ اسی معنی اور مفہوم کو قبول کر لیا جس سے آپ کے دامن فیض کوئی دھبہ نہ خاتم النبیین کے معنی نبوت کے ختم کر دینا ہے اگر خاتم النبیین کے اعراب مجھے اس کی اجازت نہیں دیتے تاہم بحث کو مختصر کرنے کے لئے مان لیتے ہیں کہ خاتم النبیین کے معنی نبوت کے ختم کر دینا ہے میں لیکن اس ختم کے جو مفہوم ہمارے مخالف مٹوی صاحب لکھتے ہیں یہ بھی اس شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شایان شان نہیں ہاں اگر نبوت کو متعدی و با مجھ اجازت ہے تو ہمیشہ کیلئے اس کا خاتمہ ہوا لیکن اگر یہ وہاں نہیں بلکہ اعلیٰ اور جبکہ روحانی غذا ہے تو کیا شہخص جو کہ دسترخوان کے تمام کھانیکو کھا کر ختم کر دے اور اپنی ذریت اپنے شاگرد اور غلام کو اپنے پس خودہ سے بھی محروم رکھنا اور بھوکا پیٹ کر دینا اور اس کا کیا قابل تائیں اور ثنا ہوگا ہرگز نہیں پس اگر ختم کر دینے کے معنی میں جیسے کھانے کا ختم کر دینا پانی کا ختم کر دینا اور دوسروں کو خصوصاً اپنی ذریت اپنے شاگرد اور غلام کو اپنے پس خودہ سے بھی محروم رکھنا اور بھوکا اور پیاس سے مرطرب کرپ کر مرہ کیلئے چھوڑ دینا تو یاد رکھو کہ ہمارے اس آقا کے لئے جس کا بار کا نام محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور جو کہ رحمة اللعالمین ہے اس کا سچا مخرج اور سچا عاشق اس مفہوم کو ہرگز قبول نہیں کریگا اور بالکل سچ ہے کہ اگرچہ اس کی گردن پر تلوار بھی رکھ دی جائے۔

خاتم النبیین کے معنی ختم کمالات ہاں اگر ختم کے معنی ختم کمالات لیا جائے یعنی یہ کہا جائے کہ اکمل اور اتم طور پر نبوت کی انتہائی حضرت آپ پر ختم ہے جیسے صحابہ اور کے طور پر کہتے ہیں کہ خاتم پر سخاوت ختم ہے علی پر شجاعت اور یوسف پر حن تو ہم کہیں کہ کہیں اس معنی سے نبوت آپ پر ختم ہے جیسے خاتم اور علی اور یوسف پر سخاوت و شجاعت اور حن ختم ہو نہ ہو یہی دنیا میں سخی اور شجاع اور حسین پیدا ہوتے اور ہونگے اسی طرح باوجود نبوت آپ پر ختم ہونے کے بنی پیدا ہوا اور ہوں گے اگر آپ کے ختم میں نایاب اور خوبی ہے جو کہ اول الذکر لوگوں کے ختموں میں نہیں کیونکہ سخی شجاع اور حسین بخیر واسطہ اور بغیر اتباع الہی ہوئے مگر یہاں بنی بغیر واسطہ اور بغیر اتباع انجناب کے نہیں آگے کا جہل یہ سچ ہے کہ حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے نہیں ہوا اس طرح بلکہ اس سے زیادہ سچ ہے کیونکہ یہاں بدلنے کے لئے کہ باعتماد انتہائی انجناب جیسا بنی نہیں ہوا



اور نہ ہوگا لیکن یہ سچ نہیں ہے کہ حضرت علی کے بعد مطلقاً کوئی شجاع نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کے اتباع سے بھی کوئی نبی نہیں۔

انور سی شاعر جو کہ زبانِ اقتباس سے براورینا گیا ہے اس نے بھی ختم کے معنی کلمات ہی سمجھ چکیا کہ وہ کتابتِ ماورگیتی نزارتِ شیرچرخ چمنبری  
پادشاہِ ہجو غیاث الدین گداچول لوری  
بر تو سلفانی ختم شد بر من مسکین سخن  
چول شجاعت بر علی و بر بنی پیغمبری  
۲۰، خود اس زمانہ کے نبی نے بھی اسی معنی کی گواہی دی جیسا کہ فرمایا

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال - لاجرم شد ختم ہر مغیرے

۳۰، بچہ فرمایا ہے۔ رحمت علیہ صفاتِ کل مزینہ۔ ختمت بہ نھما ہر کل زمان  
۴۰، خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ختم کے یہی معنی سمجھے اور سمجھائے ہیں۔

اثنیٰ عبد اللہ و خاتم النبیین وان ادم لم یجد دل فی طینتہ  
میں خدا کا بندہ اور خاتم النبیین ہوں اس وقت سے جبکہ آدم اپنی طینی حالت میں تھے

خاتم النبیین اور آخر الانبیاء کے معانی اگر اس آخری کے یہ معنی ہیں کہ اس کے بعد کوئی نہیں تو صرف تاخر زمان میں کوئی خوبی نہیں اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شایانِ شان ہے بری چیز کا آخر ہو جانا تو خوشی کی بات ہے مگر عمرِ شمس کا آخر ہونا کہ اس کے بعد کچھ کبریٰ رنگ میں نہ ملے باعثِ غم و افسوس ہے دیکھو زندگی ایک خوبی ہے اس کا آخر ہو جانا باعثِ سوچ و غم ہے روشنی ایک خوبی ہے اس کا اس طرح غائب ہو جانا کہ پھر نہ آئے باعثِ اندوہ و اطم ہے پس اگر نبوتِ وحانی زندگی کی جان ہے تو اس کا آخر ہو جانا باعثِ ماتم ہے نبوتِ اگراہیت کیلئے سراجِ منیر ہے تو اس کا آخر ہو جانا باعثِ تاریکی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں سے ایک نام ہوا آخر ہے سالانہ مخلوق اس کے بعد ہے لیکن باعتبار اس معنی کے کہ آخر ہے کہ تمام چیزوں کی آخری علت اور زندگی کا سہارا اسی کی ذات ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اس معنی سے ہیں کہ تمام انعاماتِ اللہ جہیں نبوت بھی داخل ہے حاصل کر چکا آخری درجہٴ انتخاب کی ذاتِ بابرکات ہے ورنہ اگر آخری کے معنی ہیں کہ آپ کے بعد آپ کے درجہ اور اتباع سے بھی نبی نہیں تو چاہیے یہ تھا کہ اللہ آپ کو دینا کہ اس آخری لمحہ میں معبودِ کما جس کے بعد زمین پر انسان نہ رہتے یا انسان کو اصلاح کی ضرورت نہ رہتی کیونکہ نبی انسانوں کے لئے اور ان کی اصلاح کیلئے آیا کرتے ہیں کیسے طرح ممکن ہے کہ انسانی زمین ہو لیکن نبوتِ عامہ اس کی جہانی اور روحانی ضرورتوں کے سامان پیدا کرنا موقوف کرے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں لیکن دواؤں کی پیداوار بند ہو جائے نہ ہر کی پیداویش ہوتی ہے اور تریاق پیدا نہ ہوا لہذا تنفس ہوا لیکن ہوا پیدا نہ ہو قیامت تک کی لمبی اور تاریک

رات ہو لیکن چودھویں کا چاند کبھی نہ چڑھے گا یہی وقت ممکن ہے جبکہ دنیا بھی آخر ہو جائے۔  
 اب آؤ آخر الانبیاء کے معنی خود آخر الانبیاء کی زبان نبوت نزع جان سے سننا ہوں اور دکھانا ہوں کہ آخر الانبیاء  
 کے معنی خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سمجھے اور سمجھائے اس کے بعد ایک غیر متذکرہ مسلم کا کام یہ ہے کہ  
 حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سمجھے اور سمجھائے ہوئے معنی اور مفہوم کے آگے سرچھکائے اور آگے کہے آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:- اِنِّیْ اَخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْ مَسْجِدِیْ اَخِرُ الْمَسَاجِدِ۔ مسلم جلد اول باب فیصل  
 الصلوة المسجد مکہ والمدينة ص ۴۷ اور السراج الوہاج شرح مسلم ص ۱۸۴

آخر الانبیاء جو کہ امر متنازعہ ہے اسکو دو طرح سے سمجھا جاتا ہے۔ ان مسجد کی آخری مسجد جس نے بالکل واضح کر دیا  
 پس اگر آخر الانبیاء کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد کسی قسم کا نبی آپ کی اتباع اور آپ کی شریعت کے ماتحت ہی نہیں ہے  
 آخری مسجد کے یہ معنی ہوتے کہ آپ کی مسجد کے بعد جو آخری ہے کوئی اور مسجد نہ ہو۔ جاؤ پہلے دنیا کی تمام مسجدوں  
 کو جو کہ نبی کریم کی آخری مسجد کے بعد بنی ہیں دھاؤں ان کے نام و نشان کو مٹاؤ اور اس بدعت کی اینٹ سے  
 اینٹ بجاؤ پھر حضرت مرزا صاحب کی نبوت پر کسی احمدی سمجھنا ایسا ہتھ کر دیکھو کہ نبی کریم فرماتے ہیں میری  
 مسجد آخری ہے اور آپ لوگوں کا اعتقاد ہے کہ آخری اسی کو کہتے ہیں کہ جس کے کسی رنگ میں دوسرا نہ ہو۔  
 پس ہمارے مخالفین علماء کے معنی کی رو سے آنجناب کی آخری مسجد کے بعد مسجد بنائی آپ کی توہین ہے اور  
 آخری مسجد کی توہین ہے اور اگر ایسا نہیں بلکہ مسجدوں کے بنانے میں اس مسجد کی حفاظت اور احترام تو آپ کے نزدیک  
 جواب سب سے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ آنجناب کی مسجد کے بعد دنیا میں جتنی مسجدیں بنی ہیں چونکہ ان کا قیام آپ کے  
 فرمائے ہوئے قبلہ کے موافق ہیں ان کے اندر کی عبادتیں آپ کی بنائی ہوئی عبادتوں کے موافق و مطابق ہیں  
 اس لئے وہ سب آپ ہی کی مسجد اور آپ ہی مسجد کی نظر میں اگر آپ کی مسجد کے بعد اس طریقہ اور طرز پر لکھوں، کروں  
 اور مسجدیں بن جائیں پھر کبھی آپ کی مسجد کے فرمان ان مسجد کی آخری مسجد کے مطابق آخری ہی ہے  
 اب اس کے ساتھ کے پہلے جملہ انی اخذ الانبیاء کے کیا معنی ہوئے اگر میں بان قائل سے نہ بناؤں  
 اور یوں ہی بیٹھ جاؤں تو حقیقت زبان حال سے اور اس ہال کو سچ عدائے بازگشت سے یہی کہی کہ آپ نے  
 فرمان کے مطابق انہی معقول ہیں آخر الانبیاء ہیں جن معنوں میں آپ کی مسجد آخری مسجد ہے جس طرح بسبب  
 موافقت اور مطابقت کے آپ کی مسجد کے بعد کی ساری مسجدیں آپ ہی کی ہیں اور آپ سے الگ نہیں ہیں  
 اسی طرح آخر الانبیاء کے بعد بھی تو ایسا ہی ہوا ہے اگر کروں تو نبی آپ کی مشابہت سے آپیں سمجھ بھی  
 وہ نبوتیں آپ ہی کی ہونگی اور آپ سے الگ نہیں ہونگی اور آپ کے آخر الانبیاء ہونے میں کچھ فرق نہیں  
 ہے بلکہ ہاں وہ مسجد جس کا قبلہ اور ہواس کے اندر کی عبادت اور اس کے طریقہ اور ہوں اس مکان کا نام مسجد

مطابق ہے۔  
 کہے کہ خداوند تعالیٰ نے آپ کو نبی مقرر کیا ہے اور آپ کی شریعت کے ماتحت ہی نہیں ہے۔  
 کہے کہ خداوند تعالیٰ نے آپ کو نبی مقرر کیا ہے اور آپ کی شریعت کے ماتحت ہی نہیں ہے۔  
 کہے کہ خداوند تعالیٰ نے آپ کو نبی مقرر کیا ہے اور آپ کی شریعت کے ماتحت ہی نہیں ہے۔



# پاکدامن رہنے کا علاج

(مقدس کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

خدا تعالیٰ نے خلقِ احسان یعنی عفت کے حاصل کرنے کے لئے ہر اعلیٰ تعلیم ہی نہیں فرمائی بلکہ انسان کو پاکدامن رہنے کے لئے پانچ علاج بھی بتلائیے ہیں یعنی یہ کہ اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا۔ کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا۔ نامحرموں کے قصے نہ سنانا اور ایسی تمام تقریروں سے جن میں اس فعل کا اندیشہ ہو اپنے متیں بچانا اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیرہ ۴

اس جگہ ہم بڑے دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ اعلیٰ تعلیم ان تہیہ ہول کے ساتھ جو قرآن شریف نے میانِ فرمائی میں صرف اسلام سے ہی خاص ہے اور اس جگہ ایک نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کی دو طبعی حالت جو شہوات کا منبع ہے جس سے انسان بغیر کسی کامل تعلیم کے الگ نہیں ہو سکتا یہی ہے کہ اس کے جذباتِ شہوتِ جنس اور موقعہ پار کر جانا مار نیسے نہ نہیں سکتے یا یوں کہو کہ سخت خطرہ میں پڑ جاتے ہیں اس لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی کہ ہم نامحرم عورتوں کو بدلتکلف دیکھ کر تو لیا کریں اور ان کی تمام زینتوں پر نظر ڈال لیں اور انکے تمام اندازِ پانچا وغیرہ مشاہدہ کر لیں لیکن پاکِ نظر سے دیکھیں اور نہ یہ تعلیم ہمیں دی ہے کہ ہم ان بیگانہ جوان عورتوں کا گانا بجانا سن لیں اور ان کے حسن کے قصے بھی سنا کر لیں لیکن پاکِ خیال سے نہیں بلکہ ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو او ان کی نہرت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں نہ پاکِ نظر سے اور نہ ناپاکِ نظر سے اور ان کی خوش الحانی کی آوازیں اور ان کے حسن کے قصے نہ نہیں نہ پاکِ خیال سے اور نہ ناپاکِ خیال سے بلکہ ہمیں چاہیے کہ ان کے سننے اور دیکھنے سے نفرت رکھیں جیسا کہ موار سے تاٹھو کہ نہ کھا دیں کیونکہ ضرور ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکر بن پیش آویں سو چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل اور ہر خطرات سب پاک رہیں اس لئے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی اس میں کیا شک ہے کہ پیچیدی ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہے اگر ہم ایک بھوکے کتے کے آگے نرم نرم روٹیاں رکھیں اور پھر اسی بھوکے کتے کو اس کتے کے دل میں خیال نہ کہ ان روٹیوں کا نہ آئے تو ہم اپنے خیال میں غلطی پر ہیں سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ نفس فی قوی کو پوشیدہ کاروائیوں کا موقع بھی نہ ملے اور ایسی کوئی بھی اتمہ میں پیش نہ آئے جس سے بغیر طرحتِ حبش کر سکیں اور خدا تعالیٰ

اتوار	۱	۶	۱۰	۲۴	۱۸
پیر	۲	۸	۱۱	۲۵	۱۹
منگل	۳	۹	۱۲	۲۶	۲۰
بدھ	۴	۱۰	۱۳	۲۷	۲۱
جمعرات	۵	۱۱	۱۴	۲۸	۲۲
جمعہ	۶	۱۲	۱۵	۲۹	۲۳
ہفتہ	۷	۱۳	۱۶	۳۰	۲۴
اتوار	۸	۱۴	۱۷	۳۱	۲۵
پیر	۹	۱۵	۱۸	۱	۲۶
منگل	۱۰	۱۶	۱۹	۲	۲۷
بدھ	۱۱	۱۷	۲۰	۳	۲۸
جمعرات	۱۲	۱۸	۲۱	۴	۲۹
جمعہ	۱۳	۱۹	۲۲	۵	۳۰
ہفتہ	۱۴	۲۰	۲۳	۶	۳۱
اتوار	۱۵	۲۱	۲۴	۷	۱
پیر	۱۶	۲۲	۲۵	۸	۲
منگل	۱۷	۲۳	۲۶	۹	۳
بدھ	۱۸	۲۴	۲۷	۱۰	۴
جمعرات	۱۹	۲۵	۲۸	۱۱	۵
جمعہ	۲۰	۲۶	۲۹	۱۲	۶
ہفتہ	۲۱	۲۷	۳۰	۱۳	۷
اتوار	۲۲	۲۸	۳۱	۱۴	۸
پیر	۲۳	۲۹	۱	۱۵	۹
منگل	۲۴	۳۰	۲	۱۶	۱۰
بدھ	۲۵	۳۱	۳	۱۷	۱۱
جمعرات	۲۶	۱	۴	۱۸	۱۲
جمعہ	۲۷	۲	۵	۱۹	۱۳
ہفتہ	۲۸	۳	۶	۲۰	۱۴
اتوار	۲۹	۴	۷	۲۱	۱۵
پیر	۳۰	۵	۸	۲۲	۱۶
منگل	۳۱	۶	۹	۲۳	۱۷

# خانی کلام

بزرگان مبارک

عالمیناب خلیفۃ المسیح سرالشیخ الدین محمود احمد ایدہ البدن صبرہ العیز

صبح آتی ہے نہیں شام ہوئی جاتی ہے  
سخت لڑائی ہے کھلم ہوئی جاتی ہے  
دعوت میراں عام ہوئی جاتی ہے  
مٹوئی وصل کا پیغام ہوئی جاتی ہے  
آہ میری یعنی بند ہوئی جاتی ہے  
دیکھ لینا کہ ابھی لہم ہوئی جاتی ہے  
دیسے قتل سر بام ہوئی جاتی ہے  
ان کی بخش بھی تو لہم ہوئی جاتی ہے  
وانہ سمجھا تھا اسے دم ہوئی جاتی ہے  
میری حال مضمحل الم ہوئی جاتی ہے

سچی پیغمبری لہام ہوئی جاتی ہے  
وہ لب سرخ ہیں گویا پی پیر آمادہ پیر  
لڑائی خلوت جواٹھا ناہو اٹھا لویاڑ  
مضطرب ہے کچھ آتے ہیں میری جانب  
انکو اظہار محبت ہے نفرت محمود  
عشق کے جلوہ گن فطرت وحشی میری  
جرات زلف تو دیکھو کہ برز روشن  
خود سری نیری کر اسلام ہوئی جاتی ہے  
لذت عیش جہاں یکے کے بھولا سہم  
کیا سب سے کہ تجھے دیکھ لے اپنے توفیق

پیر سے جلتے ہیں ہر قسم کے دنیا فند  
عقل پھر تاج الہام ہوئی جاتی ہے

## گیا ہوا سال

الحمد للہ ثم الحمد للہ حضرت رب العالمین ذو الجلال والاکرام کا بدینا رنگ  
ہے کہ اس نے اپنی غریب لانی سے اس علی سر پامعاصی کو اپنی جناب سے توفیق  
عطا فرمایا کہ احمدی جنتی کو مرتب کر سکوں بغضہ تعالیٰ الیہاں جنتی کا یہ  
گیا حلال سال ہے اور محض اللہ تعالیٰ ہی کے فضل احسان سے ہمیشہ نئے نئے مضامین  
درج کئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ہی کے فضلہ العجا ہے کہ ہمیشہ اس جنتی کے  
سلسلہ کو قائم رکھے اور اس کی اشاعت کے سلمان ہوتے رہیں آمین ثم آمین  
وہا تو یقینی الا بالہ

خاکسار محمد یامین

روز	تاریخ	تعداد	مبلغ
۱	۱۲	۱۹	۲۵
۲	۱۳	۲۰	۲۶
۳	۱۴	۲۱	۲۷
۴	۱۵	۲۲	۲۸
۵	۱۶	۲۳	۲۹
۶	۱۷	۲۴	۳۰
۷	۱۸	۲۵	۳۱
۸	۱۹	۲۶	۳۲
۹	۲۰	۲۷	۳۳
۱۰	۲۱	۲۸	۳۴
۱۱	۲۲	۲۹	۳۵
۱۲	۲۳	۳۰	۳۶
۱۳	۲۴	۳۱	۳۷
۱۴	۲۵	۳۲	۳۸
۱۵	۲۶	۳۳	۳۹
۱۶	۲۷	۳۴	۴۰
۱۷	۲۸	۳۵	۴۱
۱۸	۲۹	۳۶	۴۲
۱۹	۳۰	۳۷	۴۳
۲۰	۳۱	۳۸	۴۴

روز	تاریخ	تعداد	مبلغ
۱	۱۲	۱۹	۲۵
۲	۱۳	۲۰	۲۶
۳	۱۴	۲۱	۲۷
۴	۱۵	۲۲	۲۸
۵	۱۶	۲۳	۲۹
۶	۱۷	۲۴	۳۰
۷	۱۸	۲۵	۳۱
۸	۱۹	۲۶	۳۲
۹	۲۰	۲۷	۳۳
۱۰	۲۱	۲۸	۳۴
۱۱	۲۲	۲۹	۳۵
۱۲	۲۳	۳۰	۳۶
۱۳	۲۴	۳۱	۳۷
۱۴	۲۵	۳۲	۳۸
۱۵	۲۶	۳۳	۳۹
۱۶	۲۷	۳۴	۴۰
۱۷	۲۸	۳۵	۴۱
۱۸	۲۹	۳۶	۴۲
۱۹	۳۰	۳۷	۴۳
۲۰	۳۱	۳۸	۴۴



الہام الہی کا وزنہ کھلاتے

اے عزیزو! اے پیارو! کوئی انسان خدا کے ارادوں میں اس سے  
 لڑائی نہیں کر سکتا یقیناً سمجھ لو کہ کامل علم کا ذریعہ خدا نے تعالیٰ کا الہام  
 ہے خدائے تعالیٰ کے پاک نبیوں کو ملا پھر بعد اس کے اس خدا نے جو  
 دریاے فیض سے یہ سرگزینہ چاہا کہ آئینہ اس الہام کو مہر لگا دے اور اس  
 طرح ہر دنیا کو تباہ کرے بلکہ اس کے الہام اور مکالمے اور محفلے کے  
 ہمیشہ دروازے کھلے ہیں ماں ان کو ان کی راہوں سے ڈھونڈو تب وہ  
 آسمانی سے تمہیں ملیں گے وہ زندگی کا پانی آسمان سے آیا اور مناسب  
 مقام پر پٹھرا اب تمہیں کیا کرنا چاہیے تاہم اس پانی کو پی سکو یہی کرنا چاہیے  
 کہ افسان و خیزاں اس چشمنہ تک پہنچو پھر اپنا منہ اس چشمہ کے آگے رکھو  
 تا اس زندگی کے پانی سے سیراب ہو جاؤ۔ انسان کی تمام سعادت اسی میں  
 ہے کہ جہاں روشنی کا پتہ ملے اسی طرف دوڑے اور جہاں اس گم شدہ  
 دوست کا نشان پیدا ہو اسی راہ کو اختیار کرے۔ دیکھتے ہو کہ ہمیشہ آسمان  
 روشنی اثری اور زمین پر پڑتی ہے اسی طرح ہدایت کا سچا نور آسمان سے ہی  
 اترتا ہے انسان کی اپنی ہی باتیں اور اپنی ہی انگلیں سچا گمان اس کو نہیں  
 سمجھ سکتیں کیا تم خدا کو بغیر خدا کی تخلیق کے پاسکتے ہو کیا تم بغیر اس آسمانی  
 روشنی کے اندھیرے میں دیکھ سکتے ہو۔ اگر دیکھ سکتے ہو تو شاید اس جگہ بھی  
 دیکھ لو اگر ہماری آنکھیں گوبینا ہوں تاہم آسمانی روشنی کی محتاج ہیں اور  
 ہمارے کان گوشواہوں تاہم اس ہوا کے جھنڈ میں جو خدا کی طرف سے پھلتی ہے وہ  
 خدا سے خدا نہیں ہے جو خاموش ہے اور مدامداری انکھوں پر ہے بلکہ کامل  
 اور زندہ خدا ہی ہے جو اپنے وجود کو آپتہ دیتا رہا ہے اور اب بھی اسی بھی چاہا  
 کہ آپ اپنے وجود کا پتہ دیکھو آسمانی ٹھکریاں کھلنے لگیں غنیمت صبح صادق ہونے  
 والی ہے مبارک، وہ جڑاٹھ بیٹھیں اور اب سمجھو خدا کو ڈھونڈیں۔ وہی خدا جس پر  
 کوئی گردش اور مصیبت نہیں آتی جس کے جلال کی حیمک پر کبھی حادثہ  
 نہیں پڑتا فرق شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ نور السموات والارض  
 یعنی خدا خدا ہی جو ہر دم آسمان کا نور اور زمین کا نور ہے اسی سے ایک  
 جگہ روشنی پڑتی ہے آفتاب کا وہی آفتاب ہے زمین کے تمام بینداروں  
 کی دہی جان ہے مچا زندہ خدا وہی ہے مبارک جو اس کو قبول کرے (اللہ تعالیٰ)



بعض دینی امور

۱۔ بعض لوگ کسی پیر مخیر کو حاضر ناظر جان کر ان کے نام پر کھانے پکانے کھلاتے ہیں مومن کے لئے ایسا کھانا کھانا جایز نہیں ❦

۲ کسی مریض پر کچھ ٹپھہ کر دم کرنا۔ یا کسی صالح بزرگ سے پانی میں دم کرانا یا اور کسی بزرگ صالح کا تبرک لینا یہ امور جائز ہیں۔ ان باتوں میں ضرور کچھ نہ کچھ اثر ہوتا ہے۔

۳۔ بوسیدہ اور پرے قرآن کریم اور چپاے بے ادبی کی نیت سے اگر جلا دیئے جائیں تو کوئی گناہ نہیں ہے +

۵۰ کسی مرد یا عورت کا اپنے پیر مرشد کو جھک کر سلام کرنا یا پاؤں پر سر رکھ دینا جائز نہیں۔ بلکہ صرف السَّلَامُ عَلَیْکُمْ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہِ کہنا کافی ہے اور مرد جو تو مصافحہ کرنا چاہیے

اور جلوے پکاتے ہیں۔ یہ صریح بدعت ہے اسلام میں  
اس کا کوئی ذکر نہیں احمدیوں کو اس سے پرہیز چاہیے \*  
تصاویر کا کسی خاص دینی ضرورت کے ماتحت کچھوانا گناہ  
نہیں ممالک غیر میں تبلیغ کی غرض سے حضرت مسیح موعود  
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی تصویر کھینچوائی ہے۔ چونکہ  
وہاں کے لوگ علم تصاویر میں کمال رکھتے ہیں وہ لوگ  
محض تصویر دیکھنے سے بچے جھوٹے کی پہچان کر لیتے ہیں

بدی سے بچنے کا نسخہ (از حضرت خلیفہ اول)

بدی سے بچنے کا نسخہ (از حضرت خلیفہ اول)

بدی سے بچنے کا گریہ ہے کہ انسان علم الہی کا مراقبہ کرے سوچے اور فکر کرے  
وہ بار بار اس بات کو دل میں لائے اور اس پر اپنا یقین جما لے کہ خدا عظیم ہے حیرت  
وہ دیکھ رہا ہے کہ یہ فعل کی اسکو خبر ہے اس طرح رہا کر شیخ انسان ہی بچ جاتا ہے  
(از بندہ و مومنین علیہ السلام)

۱۹۲۰	۱	۹	۱۲	۲۴	۲۰
پیر	۲	۱۰	۱۳	۲۷	۲۱
منگل	۳	۱۱	۱۴	۲۸	۲۲
بدھ	۴	۱۲	۱۵	۲۹	۲۳
جمعرات	۵	۱۳	۱۶	۳۰	۲۴
جمعہ	۶	۱۴	۱۷	۳۱	۲۵
ہفتہ	۷	۱۵	۱۸	۱	۲۶
اتوار	۸	۱۶	۱۹	۲	۲۷
پیر	۹	۱۷	۲۰	۳	۲۸
منگل	۱۰	۱۸	۲۱	۴	۲۹
بدھ	۱۱	۱۹	۲۲	۵	۳۰
جمعرات	۱۲	۲۰	۲۳	۶	۳۱
جمعہ	۱۳	۲۱	۲۴	۷	۱
ہفتہ	۱۴	۲۲	۲۵	۸	۲
اتوار	۱۵	۲۳	۲۶	۹	۳
پیر	۱۶	۲۴	۲۷	۱۰	۴
منگل	۱۷	۲۵	۲۸	۱۱	۵
بدھ	۱۸	۲۶	۲۹	۱۲	۶
جمعرات	۱۹	۲۷	۳۰	۱۳	۷
جمعہ	۲۰	۲۸	۳۱	۱۴	۸
ہفتہ	۲۱	۲۹	۱	۱۵	۹
اتوار	۲۲	۱	۲	۱۶	۱۰
پیر	۲۳	۲	۳	۱۷	۱۱
منگل	۲۴	۳	۴	۱۸	۱۲
بدھ	۲۵	۴	۵	۱۹	۱۳
جمعرات	۲۶	۵	۶	۲۰	۱۴
جمعہ	۲۷	۶	۷	۲۱	۱۵
ہفتہ	۲۸	۷	۸	۲۲	۱۶
اتوار	۲۹	۸	۹	۲۳	۱۷
پیر	۳۰	۹	۱۰	۲۴	۱۸
.	.	.	.	.	.



# عاشق خدای فریاد

فرمودہ

عالی جناب خلیفۃ المسیح ثانی ایہ اللہ بنصرہ العزیز

یہ خاکسار نابکار دلبر ادھی تو ہے کہ جنکو آپ کہتے تھے ہے باوقادھی تو ہے  
جو پہلے دن کہ چکا ہوں علوی تو ہے میری طلب ہی تو ہے میری علوی تو ہے  
جو غیر نہ نگہ ڈالے آشنا وہی تو ہے جو خیر کے سوائے کچھ راوی تو ہے  
نظر تھی حق رحم کی جو نہ فیض تھا دلی غلام جان آریک وہی تو ہے  
یہ جی ہو کس سب سے میں دی ہو کس گنا میرے گندھی میں میری غلامی تو ہے  
ستر عشق بھر ہے جزائے مہر صل میری سزا دی تو ہے میری ہی تو ہے  
نہیں میں میرے قلب پر کوئی تھی تجلی حرامیں تھا جو کہ خدا دی تو ہے  
نہیں جس کے ہاتھ میں کوئی تھی توں جو ہے قہر خیر شمر مراد خدا دی تو ہے  
بھنوں میں بھنیں ہی ہو نہیں سے حرف ناہی بجا جس نے فوج کو تھا نا خدا دی تو ہے

ہے جس کا پھول خوشما ہے جی چال جانفزا

میرا جہنم وہی تو ہے میری صبا وہی تو ہے

## اسلامی پردہ

(از حضرت مسیح موعود)

اسلامی پردہ کی یہی خلاصہ اور یہی ہدایت شرعی ہے خدا کی کتاب میں پردہ سے  
یہ مراد نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھا جائے ان نادانوں کا  
خیال ہے جن کو اسلامی طریقوں کی خبر نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ عورت مرد  
کو آزاد نظر اندازی اور اپنی بے نیازی سے دکھائے روکا جائے کیونکہ اس میں دونوں  
مرد اور عورت کی بھلائی ہے۔ بالآخر یاد رہے کہ خواہ سیدہ نگاہ سے غیر محفل پر نظر  
ڈالنے سے اپنے تئیں سچا لہن اور دوسری جائزہ نظر چیزوں کو دیکھنا اس طریق کو  
عربی میں غضب بصر کہتے ہیں اور ایک پرہیزگار جو اپنے دل کو پاک رکھنا  
چاہتا ہے اس کو نہیں چاہیئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے بے محابا  
نظر اٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لئے اس تمدنی زندگی میں غضب بصر کی عادت  
ڈالنا ضروری ہے اور یہ وہ مبارک حالت ہے جس سے اسکی طبیعت حالت ایک بھاری  
خلق کے رنگ میں آجائے گی اور اس کی تمدنی ضرورت میں بھی فرق نہیں پڑے گا  
یہی وہ خلق ہے جس کو احسان اور معرفت کہتے ہیں۔ (از فلاسفی)

۱۹۱۵ء	۱۹۱۶ء	۱۹۱۷ء	۱۹۱۸ء	۱۹۱۹ء
۲۰	۲۶	۱۱	۱۰	۱

۲۱	۲۷	۱۲	۱۱	۲
۲۲	۲۸	۱۳	۱۲	۳
۲۳	۲۹	۱۴	۱۳	۴
۲۴	۳۰	۱۵	۱۴	۵
۲۵	۳۱	۱۶	۱۵	۶
۲۶	۳۲	۱۷	۱۶	۷
۲۷	۳۳	۱۸	۱۷	۸
۲۸	۳۴	۱۹	۱۸	۹
۲۹	۳۵	۲۰	۱۹	۱۰
۳۰	۳۶	۲۱	۲۰	۱۱
۳۱	۳۷	۲۲	۲۱	۱۲
۳۲	۳۸	۲۳	۲۲	۱۳
۳۳	۳۹	۲۴	۲۳	۱۴
۳۴	۴۰	۲۵	۲۴	۱۵
۳۵	۴۱	۲۶	۲۵	۱۶
۳۶	۴۲	۲۷	۲۶	۱۷
۳۷	۴۳	۲۸	۲۷	۱۸
۳۸	۴۴	۲۹	۲۸	۱۹
۳۹	۴۵	۳۰	۲۹	۲۰
۴۰	۴۶	۳۱	۳۰	۲۱
۴۱	۴۷	۳۲	۳۱	۲۲
۴۲	۴۸	۳۳	۳۲	۲۳
۴۳	۴۹	۳۴	۳۳	۲۴
۴۴	۵۰	۳۵	۳۴	۲۵
۴۵	۵۱	۳۶	۳۵	۲۶
۴۶	۵۲	۳۷	۳۶	۲۷
۴۷	۵۳	۳۸	۳۷	۲۸
۴۸	۵۴	۳۹	۳۸	۲۹
۴۹	۵۵	۴۰	۳۹	۳۰
۵۰	۵۶	۴۱	۴۰	۳۱

دینی مسائل کی حقیقت

۱۔ صبح کی نماز مٹری کے خوف کی وجہ سے اگر بیمار ہو جانے کا ڈر ہو تو  
تیمم سے پڑھنا جائز ہے۔

۴۴ باتیں کرنے اور نمون پڑے جانے کی حالت میں اگر ان کو اپنے لئے تو خاص میں ضرورت

۴۔ بچے کے کان میں آذانِ فینہ کی یہ وجہ ہے کہ وہی ابتدائی الفاظ اس کے اخلاق و عادات پر ضرور اثر رکھتے ہیں۔ یہ رسم بہت اچھی ہے۔

۴۔ نازک اور شد ضرورت کے وقت نماز پڑھتے ہوئے چکر دوڑانے کا کرنا

یہاں ہونڈی جاؤ گویکڑا کر دینا یا چو پکڑنا۔ یا گھوڑا کھل جائے اس کو باندھ دینا ایسے اخص اور شدید امور کے کرنے میں سزا کے اندر کوئی نقص نہیں آتا۔

بوت یا چوٹا پہننے والے مسجدوں میں یا اور کسی جگہ نماز پڑھنا شرعی ہے

نماز پڑھتے ہوئے انھیں بند کر لینا یا ایک پاؤں پر سہارا دیکر جھوک جانا اور بدن ڈھیلہ کر لینا بالکل منع ہے مومن حیات و

چاناک اور چکنٹا ہوتا ہے +

نماز میں کچھ عین پر بار ہے یا اسکے نیچے اور آئین یا لہجہ اور بلند پڑھے یا آہستہ اور دعا اپنی زبان میں مانگے یا عرفی الفاظ میں ہر طرح جائز ہے :

ہے اس کی مصلحتوں پر غور کرو اور مسافر کو تین دن پہلے

۲۰	۲۸	۱۱	۱۱	۱	همه
۲۱	۲۹	۱۲	۱۲	۲	مفتی
۲۲	۳۰	۱۳	۱۳	۳	اقرار
۲۳	۳۱	۱۴	۱۴	۴	پیر
۲۴	۳۲	۱۵	۱۵	۵	مشکل
۲۵	۳۳	۱۶	۱۶	۶	بد
۲۶	۳۴	۱۷	۱۷	۷	جمع
۲۷	۳۵	۱۸	۱۸	۸	مفتی
۲۸	۳۶	۱۹	۱۹	۹	اقرار
۲۹	۳۷	۲۰	۲۰	۱۰	پیر
۳۰	۳۸	۲۱	۲۱	۱۱	مشکل
۳۱	۳۹	۲۲	۲۲	۱۲	بد
۳۲	۴۰	۲۳	۲۳	۱۳	جمع
۳۳	۴۱	۲۴	۲۴	۱۴	مفتی
۳۴	۴۲	۲۵	۲۵	۱۵	اقرار
۳۵	۴۳	۲۶	۲۶	۱۶	پیر
۳۶	۴۴	۲۷	۲۷	۱۷	مشکل
۳۷	۴۵	۲۸	۲۸	۱۸	بد
۳۸	۴۶	۲۹	۲۹	۱۹	جمع
۳۹	۴۷	۳۰	۳۰	۲۰	مفتی
۴۰	۴۸	۳۱	۳۱	۲۱	اقرار
۴۱	۴۹	۳۲	۳۲	۲۲	پیر
۴۲	۵۰	۳۳	۳۳	۲۳	مشکل
۴۳	۵۱	۳۴	۳۴	۲۴	بد
۴۴	۵۲	۳۵	۳۵	۲۵	جمع
۴۵	۵۳	۳۶	۳۶	۲۶	مفتی
۴۶	۵۴	۳۷	۳۷	۲۷	اقرار
۴۷	۵۵	۳۸	۳۸	۲۸	پیر
۴۸	۵۶	۳۹	۳۹	۲۹	مشکل
۴۹	۵۷	۴۰	۴۰	۳۰	بد
۵۰	۵۸	۴۱	۴۱	۳۱	جمع
۵۱	۵۹	۴۲	۴۲	۳۲	مفتی
۵۲	۶۰	۴۳	۴۳	۳۳	اقرار
۵۳	۶۱	۴۴	۴۴	۳۴	پیر
۵۴	۶۲	۴۵	۴۵	۳۵	مشکل
۵۵	۶۳	۴۶	۴۶	۳۶	بد
۵۶	۶۴	۴۷	۴۷	۳۷	جمع
۵۷	۶۵	۴۸	۴۸	۳۸	مفتی
۵۸	۶۶	۴۹	۴۹	۳۹	اقرار
۵۹	۶۷	۵۰	۵۰	۴۰	پیر
۶۰	۶۸	۵۱	۵۱	۴۱	مشکل
۶۱	۶۹	۵۲	۵۲	۴۲	بد
۶۲	۷۰	۵۳	۵۳	۴۳	جمع
۶۳	۷۱	۵۴	۵۴	۴۴	مفتی
۶۴	۷۲	۵۵	۵۵	۴۵	اقرار
۶۵	۷۳	۵۶	۵۶	۴۶	پیر
۶۶	۷۴	۵۷	۵۷	۴۷	مشکل
۶۷	۷۵	۵۸	۵۸	۴۸	بد
۶۸	۷۶	۵۹	۵۹	۴۹	جمع
۶۹	۷۷	۶۰	۶۰	۵۰	مفتی
۷۰	۷۸	۶۱	۶۱	۵۱	اقرار
۷۱	۷۹	۶۲	۶۲	۵۲	پیر
۷۲	۸۰	۶۳	۶۳	۵۳	مشکل
۷۳	۸۱	۶۴	۶۴	۵۴	بد
۷۴	۸۲	۶۵	۶۵	۵۵	جمع
۷۵	۸۳	۶۶	۶۶	۵۶	مفتی
۷۶	۸۴	۶۷	۶۷	۵۷	اقرار
۷۷	۸۵	۶۸	۶۸	۵۸	پیر
۷۸	۸۶	۶۹	۶۹	۵۹	مشکل
۷۹	۸۷	۷۰	۷۰	۶۰	بد
۸۰	۸۸	۷۱	۷۱	۶۱	جمع
۸۱	۸۹	۷۲	۷۲	۶۲	مفتی
۸۲	۹۰	۷۳	۷۳	۶۳	اقرار
۸۳	۹۱	۷۴	۷۴	۶۴	پیر
۸۴	۹۲	۷۵	۷۵	۶۵	مشکل
۸۵	۹۳	۷۶	۷۶	۶۶	بد
۸۶	۹۴	۷۷	۷۷	۶۷	جمع
۸۷	۹۵	۷۸	۷۸	۶۸	مفتی
۸۸	۹۶	۷۹	۷۹	۶۹	اقرار
۸۹	۹۷	۸۰	۸۰	۷۰	پیر
۹۰	۹۸	۸۱	۸۱	۷۱	مشکل
۹۱	۹۹	۸۲	۸۲	۷۲	بد
۹۲	۱۰۰	۸۳	۸۳	۷۳	جمع
۹۳	۱۰۱	۸۴	۸۴	۷۴	مفتی
۹۴	۱۰۲	۸۵	۸۵	۷۵	اقرار
۹۵	۱۰۳	۸۶	۸۶	۷۶	پیر
۹۶	۱۰۴	۸۷	۸۷	۷۷	مشکل
۹۷	۱۰۵	۸۸	۸۸	۷۸	بد
۹۸	۱۰۶	۸۹	۸۹	۷۹	جمع
۹۹	۱۰۷	۹۰	۹۰	۸۰	مفتی
۱۰۰	۱۰۸	۹۱	۹۱	۸۱	اقرار



# یاد الہی میں نغمہ سرائی

فرمودہ

عالمی مقام ذی الاکرام حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اید اللہ بنصرہ انور

تیرے درپری مری جان نکلے  
نکل جانے مری جاں خواہ تن سے  
ہوں اک عرصہ خوابان اجازت  
میرے پاس آ کے لبتہ بلیٹھ جاؤ  
سمجھتا تھا ارکے ساتھ دیں گے  
مجھے سب رنج و کلفت بھول جائے  
گنوا دی قشر کی خواہش میں رہے  
ہوا کیا سیر عالم کا نتیجہ  
تیرے ہاتھوں سے لے نفس دنی سن  
لٹا دوں جان و مال و آب و ہوا  
نکلنے ہے مری جاں تو نکل جائے  
نہ پایا دوسرا تجھ سا کوئی بھی  
غضب کا ہے تیرا حسن مخفی  
تری نسبت سے تھے جقد عجیب  
کبھی نکلے نہ دل سے یاد تیری  
نہ کی ہم نے کمی کچھ مانگنے میں

سمجھتا تھا کہ ہوں سید مصیبتا  
مگر سوچا تو سب احسان نکلے

قرص سے بچنے کا علاج (از حضرت خلیفہ اول)  
اس کے تین علاج ہیں (۱) استغفار کرو (۲) فضولی چھوڑ دو (۳)  
ایک پیسہ بھی ملے تو قرض خواہ کو دیدو۔ (از بدر ۹ نومبر ۱۹۱۱ء)

۱۹۲۸  
جولائی  
محرم ۱۳۴۸  
سرطان ۱۵۵۰  
۱۳۳۵  
۱۳۳۵  
۱۳۳۵  
۱۳۳۵

۱۸	۲۸	۱۰	۱۲	۱	اقرار
۱۹	۲۹	۱۱	۱۳	۲	پیر
۲۰	۳۰	۱۲	۱۴	۳	منگل
۲۱	۳۱	۱۳	۱۵	۴	بدھ
۲۲	۲	۱۴	۱۶	۵	جمعرات
۲۳	۳	۱۵	۱۷	۶	جمعہ
۲۴	۴	۱۶	۱۸	۷	ہفتہ
۲۵	۵	۱۷	۱۹	۸	اقرار
۲۶	۶	۱۸	۲۰	۹	پیر
۲۷	۷	۱۹	۲۱	۱۰	منگل
۲۸	۸	۲۰	۲۲	۱۱	بدھ
۲۹	۹	۲۱	۲۳	۱۲	جمعرات
۳۰	۱۰	۲۲	۲۴	۱۳	جمعہ
۳۱	۱۱	۲۳	۲۵	۱۴	ہفتہ
۱	۱۲	۲۴	۲۶	۱۵	اقرار
۲	۱۳	۲۵	۲۷	۱۶	پیر
۳	۱۴	۲۶	۲۸	۱۷	منگل
۴	۱۵	۲۷	۲۹	۱۸	بدھ
۵	۱۶	۲۸	۳۰	۱۹	جمعرات
۶	۱۷	۲۹	۳۱	۲۰	جمعہ
۷	۱۸	۳۰		۲۱	ہفتہ
۸	۱۹	۳۱		۲۲	اقرار
۹	۲۰			۲۳	پیر
۱۰	۲۱			۲۴	منگل
۱۱	۲۲			۲۵	بدھ
۱۲	۲۳			۲۶	جمعرات
۱۳	۲۴			۲۷	جمعہ
۱۴	۲۵			۲۸	ہفتہ
۱۵	۲۶			۲۹	اقرار
۱۶	۲۷			۳۰	پیر
۱۷	۲۸			۳۱	منگل

# اسلامی سنہری اصول

۱۔ لوگ کہتے ہیں کہ اگر کوئیں میں گر کر چومایا بی یا آدمی مر جائے تو اتنے اتنے ڈول نکالو۔ احادیث کے علاوہ فقہ کی کتابوں میں بھی ایسا تعبیر نہیں لکھا۔ گری ہوئی چیز تو بیشک نکال دو لیکن اگر پانی کا مزار ہو۔ رنگ کسی نجاست سے نہ بدے تو وہ پانی پاک ہے اور اگر پانی کی حالت اس قسم کی ہو جائے جس سے صحت کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہو شکیہ پتے پڑ جائیں یا کیڑے ہو جائیں تو پانی کو صاف کرنے کے لئے اس قدر ڈول نکالے جائیں کہ پانی اصلی حالت پر آجائے۔

۲۔ ہر ایک نشہ دینے والی چیز کو پیہر لازم ہے انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ آئینوں کا سجا چہرے بھنگ تباہی پان۔ حقہ۔ سوار۔ زردہ (تماکو) غرض کہ ہر ایک وہ نشہ جس کی عادت پڑ جائے دل دماغ کو خراب کرتا ہے اور آخر ہلاک کر دیتا ہے۔

۳۔ اگر کوئی شخص کسی کو تکلیف اور مکہ پہنچانے کے لئے دل میں یہ خیال پیدا کرے اس پر عزم ارادہ کرے خواہ اس سے عمل سرزد نہ ہو تب بھی ایسا شخص خدا کی سزا کے نیچے ہے اور قابل مواخذہ ہے۔

۴۔ جس بستی میں طاعون یا کوئی وبا پھیلی ہوئی ہو کسی شخص کا قصداً وٹاں جانا۔ گویا اپنے آپ کو آگ میں ڈالنا ہے۔

۵۔ نظر کا اثر ضرور ہوتا ہے۔ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ بعض اوقات نظر ضرور لگ جاتی ہے اس کے دفعیہ کی تدبیر کرنی ضروری ہے اور وہ تدبیر مفید ہوتی ہے۔

۶۔ اگر کسی قسم کی خوشی پہنچے یا اسلام کی صداقت میں کوئی نشان ظاہر ہو یا حضرت مسیح موعود کی کوئی پیشگوئی پوری ہو تو آپس میں دوستوں کی دعوت کرنا۔ تحدیث بالنعمت کے طور پر جائز ہے۔

۱۸	۲۹	۹	۱۴	۱	بدھ
۱۹	۱۰	۱۵	۲	جمرات	
۲۰	۲	۱۱	۱۶	۳	جمعہ
۲۱	۳	۱۲	۱۷	۴	ہفتہ
۲۲	۴	۱۳	۱۸	۵	اتوار
۲۳	۵	۱۴	۱۹	۶	پیر
۲۴	۶	۱۵	۲۰	۷	منگل
۲۵	۷	۱۶	۲۱	۸	بدھ
۲۶	۸	۱۷	۲۲	۹	جمرات
۲۷	۹	۱۸	۲۳	۱۰	جمعہ
۲۸	۱۰	۱۹	۲۴	۱۱	ہفتہ
۲۹	۱۱	۲۰	۲۵	۱۲	اتوار
۳۰	۱۲	۲۱	۲۶	۱۳	پیر
۳۱	۱۳	۲۲	۲۷	۱۴	منگل
۳۲	۱۴	۲۳	۲۸	۱۵	بدھ
۳۳	۱۵	۲۴	۲۹	۱۶	جمرات
۳۴	۱۶	۲۵	۳۰	۱۷	جمعہ
۳۵	۱۷	۲۶	۳۱	۱۸	ہفتہ
۳۶	۱۸	۲۷	۱	۱۹	اتوار
۳۷	۱۹	۲۸	۲	۲۰	پیر
۳۸	۲۰	۲۹	۳	۲۱	منگل
۳۹	۲۱	۳۰	۴	۲۲	بدھ
۴۰	۲۲	۳۱	۵	۲۳	جمرات
۴۱	۲۳	۱	۶	۲۴	جمعہ
۴۲	۲۴	۲	۷	۲۵	ہفتہ
۴۳	۲۵	۳	۸	۲۶	اتوار
۴۴	۲۶	۴	۹	۲۷	پیر
۴۵	۲۷	۵	۱۰	۲۸	منگل
۴۶	۲۸	۶	۱۱	۲۹	بدھ
۴۷	۲۹	۷	۱۲	۳۰	جمرات
۴۸	۳۰	۸	۱۳	۳۱	جمعہ



# ذکر میت

۱) جب کسی بھائی کے یہاں موت ہو جائے تو اس کے ساتھ برادرانہ طور پر ہمدردی کرنا اور اس کے گھر والوں کے لئے اپنے یہاں سے کھانا پہنچانا ضروری ہی نہیں بلکہ جائز امر ہے۔

۲) قبر پر ٹھیک قرآن کریم پڑھنا اسلامی شریعت میں ثابت نہیں لیکن مرد کے واسطے دعا استغفار کرنا اور اس کی طرف سے صدقہ و خیرات کو ناجائز ہے اور اس کو ثواب پہنچنا۔

۳) اپنے کسی عزیز پیارے کی قبر نام و نموداد رکھنا کی خاطر بنا ناگناہ ہے ہاں اگر کسی خاص حفاظت کی غرض سے مثلاً جانور کے خوف سے یا سیلاب سے محفوظ رہنے کی نیت سے بنالی جائے تو حرج نہیں۔

۴) کسی فوت شدہ کا سوئم۔ دسواں بیسواں چٹم یا کسی پیر کی گئی وجوہ یا عرس وغیرہ کرنا جائز نہیں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کہیں پائے نہیں جاتے۔

۵) قبرستان میں جا کر مردوں سے کسی قسم کی منتیں مانگنا جائز نہیں ہے۔ کہ ان کے واسطے دعا مانگو اور اپنی موت کو یاد کر کے عبرت حاصل کرو۔ یہ تہذیبی بھلائی کا موجب ہوگا۔

۶) کسی گریہ پر یا تعزین یا رنج طعام کیو اگر غریب مساکین محتاجوں کو کھانا بھیجنا یا مردے کو تواب پہنچانا لیکن اگر وہ اپنی زندگی میں اس طرح محتاجوں کو کھانے کھلانا تو بہت ثواب تھا۔

۷) قبرستان میں جائے تو قبروں پر سر رکھنے سے احتیاط کرے اور کسی بزرگ یا پیروہ شہد کی قبر پر سجدہ کرنا اور ان سے کسی قسم کی حاجت طلب کرنا بڑا گناہ اور گناہ ہے۔

۸) میرے کسی مردے کی آواز نہیں آیا کرتی اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے اہل و عیال کے درمیان ایک حجاب ڈال دیتا ہے کچھ تعلقات سب قطع ہو جاتے ہیں اگر کوئی کسی فوت شدہ کی آواز بھی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی معرفت آتی ہے اور وہ اس طرح پر کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو فوت شدہ کی خبر دیتا ہے یہ سب باتیں جو انفس و نفوس پر موقوف ہیں۔

۹) قبرستان میں جو ہم مردوں کو اَلسَّلَام عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُورِ کہتے ہیں اور ان کی طرف سے ہم وعلیکم السلام کا جواب نہیں پاتے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے وہ سلام جو ایک دعا ہے مردوں کو پہنچا دیتا ہے جس طرح ہمارے آپس میں باتیں کرنے کیلئے ہوا ایک واسطہ ہے اور ایک دوسرے کو دیکھنے

۱۴	۹	۱۵	۱	بہشت
۱۸	۲	۱۶	۲	انوار
۱۹	۳	۱۷	۳	پیر
۲۰	۴	۱۸	۴	منگل
۲۱	۵	۱۹	۵	بدھ
۲۲	۶	۲۰	۶	جمعرات
۲۳	۷	۲۱	۷	جمعہ
۲۴	۸	۲۲	۸	بہشت
۲۵	۹	۲۳	۹	انوار
۲۶	۱۰	۲۴	۱۰	پیر
۲۷	۱۱	۲۵	۱۱	منگل
۲۸	۱۲	۲۶	۱۲	بدھ
۲۹	۱۳	۲۷	۱۳	جمعرات
۳۰	۱۴	۲۸	۱۴	جمعہ
۳۱	۱۵	۲۹	۱۵	بہشت
۱	۱۶	۳۰	۱۶	انوار
۲	۱۷	۳۱	۱۷	پیر
۳	۱۸	۱	۱۸	منگل
۴	۱۹	۲	۱۹	بدھ
۵	۲۰	۳	۲۰	جمعرات
۶	۲۱	۴	۲۱	جمعہ
۷	۲۲	۵	۲۲	بہشت
۸	۲۳	۶	۲۳	انوار
۹	۲۴	۷	۲۴	پیر
۱۰	۲۵	۸	۲۵	منگل
۱۱	۲۶	۹	۲۶	بدھ
۱۲	۲۷	۱۰	۲۷	جمعرات
۱۳	۲۸	۱۱	۲۸	جمعہ
۱۴	۲۹	۱۲	۲۹	بہشت
۱۵	۳۰	۱۳	۳۰	انوار
۱۶	۳۱	۱۴	۳۱	پیر
۱۷	۱	۱۵	۱	منگل
۱۸	۲	۱۶	۲	بدھ
۱۹	۳	۱۷	۳	جمعرات
۲۰	۴	۱۸	۴	جمعہ
۲۱	۵	۱۹	۵	بہشت
۲۲	۶	۲۰	۶	انوار
۲۳	۷	۲۱	۷	پیر
۲۴	۸	۲۲	۸	منگل
۲۵	۹	۲۳	۹	بدھ
۲۶	۱۰	۲۴	۱۰	جمعرات
۲۷	۱۱	۲۵	۱۱	جمعہ
۲۸	۱۲	۲۶	۱۲	بہشت
۲۹	۱۳	۲۷	۱۳	انوار
۳۰	۱۴	۲۸	۱۴	پیر
۳۱	۱۵	۲۹	۱۵	منگل
۱	۱۶	۳۰	۱۶	بدھ
۲	۱۷	۳۱	۱۷	جمعرات
۳	۱۸	۱	۱۸	جمعہ
۴	۱۹	۲	۱۹	بہشت
۵	۲۰	۳	۲۰	انوار
۶	۲۱	۴	۲۱	پیر
۷	۲۲	۵	۲۲	منگل
۸	۲۳	۶	۲۳	بدھ
۹	۲۴	۷	۲۴	جمعرات
۱۰	۲۵	۸	۲۵	جمعہ
۱۱	۲۶	۹	۲۶	بہشت
۱۲	۲۷	۱۰	۲۷	انوار
۱۳	۲۸	۱۱	۲۸	پیر
۱۴	۲۹	۱۲	۲۹	منگل
۱۵	۳۰	۱۳	۳۰	بدھ
۱۶	۳۱	۱۴	۳۱	جمعرات
۱۷	۱	۱۵	۱	جمعہ
۱۸	۲	۱۶	۲	بہشت
۱۹	۳	۱۷	۳	انوار
۲۰	۴	۱۸	۴	پیر
۲۱	۵	۱۹	۵	منگل
۲۲	۶	۲۰	۶	بدھ
۲۳	۷	۲۱	۷	جمعرات
۲۴	۸	۲۲	۸	جمعہ
۲۵	۹	۲۳	۹	بہشت
۲۶	۱۰	۲۴	۱۰	انوار
۲۷	۱۱	۲۵	۱۱	پیر
۲۸	۱۲	۲۶	۱۲	منگل
۲۹	۱۳	۲۷	۱۳	بدھ
۳۰	۱۴	۲۸	۱۴	جمعرات
۳۱	۱۵	۲۹	۱۵	جمعہ
۱	۱۶	۳۰	۱۶	بہشت
۲	۱۷	۳۱	۱۷	انوار
۳	۱۸	۱	۱۸	پیر
۴	۱۹	۲	۱۹	منگل
۵	۲۰	۳	۲۰	بدھ
۶	۲۱	۴	۲۱	جمعرات
۷	۲۲	۵	۲۲	جمعہ
۸	۲۳	۶	۲۳	بہشت
۹	۲۴	۷	۲۴	انوار
۱۰	۲۵	۸	۲۵	پیر
۱۱	۲۶	۹	۲۶	منگل
۱۲	۲۷	۱۰	۲۷	بدھ
۱۳	۲۸	۱۱	۲۸	جمعرات
۱۴	۲۹	۱۲	۲۹	جمعہ
۱۵	۳۰	۱۳	۳۰	بہشت
۱۶	۳۱	۱۴	۳۱	انوار
۱۷	۱	۱۵	۱	پیر
۱۸	۲	۱۶	۲	منگل
۱۹	۳	۱۷	۳	بدھ
۲۰	۴	۱۸	۴	جمعرات
۲۱	۵	۱۹	۵	جمعہ
۲۲	۶	۲۰	۶	بہشت
۲۳	۷	۲۱	۷	انوار
۲۴	۸	۲۲	۸	پیر
۲۵	۹	۲۳	۹	منگل
۲۶	۱۰	۲۴	۱۰	بدھ
۲۷	۱۱	۲۵	۱۱	جمعرات
۲۸	۱۲	۲۶	۱۲	جمعہ
۲۹	۱۳	۲۷	۱۳	بہشت
۳۰	۱۴	۲۸	۱۴	انوار
۳۱	۱۵	۲۹	۱۵	پیر
۱	۱۶	۳۰	۱۶	منگل
۲	۱۷	۳۱	۱۷	بدھ
۳	۱۸	۱	۱۸	جمعرات
۴	۱۹	۲	۱۹	جمعہ
۵	۲۰	۳	۲۰	بہشت
۶	۲۱	۴	۲۱	انوار
۷	۲۲	۵	۲۲	پیر
۸	۲۳	۶	۲۳	منگل
۹	۲۴	۷	۲۴	بدھ
۱۰	۲۵	۸	۲۵	جمعرات
۱۱	۲۶	۹	۲۶	جمعہ
۱۲	۲۷	۱۰	۲۷	بہشت
۱۳	۲۸	۱۱	۲۸	انوار
۱۴	۲۹	۱۲	۲۹	پیر
۱۵	۳۰	۱۳	۳۰	منگل
۱۶	۳۱	۱۴	۳۱	بدھ
۱۷	۱	۱۵	۱	جمعرات
۱۸	۲	۱۶	۲	جمعہ
۱۹	۳	۱۷	۳	بہشت
۲۰	۴	۱۸	۴	انوار
۲۱	۵	۱۹	۵	پیر
۲۲	۶	۲۰	۶	منگل
۲۳	۷	۲۱	۷	بدھ
۲۴	۸	۲۲	۸	جمعرات
۲۵	۹	۲۳	۹	جمعہ
۲۶	۱۰	۲۴	۱۰	بہشت
۲۷	۱۱	۲۵	۱۱	انوار
۲۸	۱۲	۲۶	۱۲	پیر
۲۹	۱۳	۲۷	۱۳	منگل
۳۰	۱۴	۲۸	۱۴	بدھ
۳۱	۱۵	۲۹	۱۵	جمعرات
۱	۱۶	۳۰	۱۶	جمعہ
۲	۱۷	۳۱	۱۷	بہشت
۳	۱۸	۱	۱۸	انوار
۴	۱۹	۲	۱۹	پیر
۵	۲۰	۳	۲۰	منگل
۶	۲۱	۴	۲۱	بدھ
۷	۲۲	۵	۲۲	جمعرات
۸	۲۳	۶	۲۳	جمعہ
۹	۲۴	۷	۲۴	بہشت
۱۰	۲۵	۸	۲۵	انوار
۱۱	۲۶	۹	۲۶	پیر
۱۲	۲۷	۱۰	۲۷	منگل
۱۳	۲۸	۱۱	۲۸	بدھ
۱۴	۲۹	۱۲	۲۹	جمعرات
۱۵	۳۰	۱۳	۳۰	جمعہ
۱۶	۳۱	۱۴	۳۱	بہشت
۱۷	۱	۱۵	۱	انوار
۱۸	۲	۱۶	۲	پیر
۱۹	۳	۱۷	۳	منگل
۲۰	۴	۱۸	۴	بدھ
۲۱	۵	۱۹	۵	جمعرات
۲۲	۶	۲۰	۶	جمعہ
۲۳	۷	۲۱	۷	بہشت
۲۴	۸	۲۲	۸	انوار
۲۵	۹	۲۳	۹	پیر
۲۶	۱۰	۲۴	۱۰	منگل
۲۷	۱۱	۲۵	۱۱	بدھ
۲۸	۱۲	۲۶	۱۲	جمعرات
۲۹	۱۳	۲۷	۱۳	جمعہ
۳۰	۱۴	۲۸	۱۴	بہشت
۳۱	۱۵	۲۹	۱۵	انوار
۱	۱۶	۳۰	۱۶	پیر
۲	۱۷	۳۱	۱۷	منگل
۳	۱۸	۱	۱۸	بدھ
۴	۱۹	۲	۱۹	جمعرات
۵	۲۰	۳	۲۰	جمعہ
۶	۲۱	۴	۲۱	بہشت
۷	۲۲	۵	۲۲	انوار
۸	۲۳	۶	۲۳	پیر
۹	۲۴	۷	۲۴	منگل
۱۰	۲۵	۸	۲۵	بدھ
۱۱	۲۶	۹	۲۶	جمعرات
۱۲	۲۷	۱۰	۲۷	جمعہ
۱۳	۲۸	۱۱	۲۸	بہشت
۱۴	۲۹	۱۲	۲۹	انوار
۱۵	۳۰	۱۳	۳۰	پیر
۱۶	۳۱	۱۴	۳۱	منگل
۱۷	۱	۱۵	۱	بدھ
۱۸	۲	۱۶	۲	جمعرات
۱۹	۳	۱۷	۳	جمعہ
۲۰	۴	۱۸	۴	بہشت
۲۱	۵	۱۹	۵	انوار
۲۲	۶	۲۰	۶	پیر
۲۳	۷	۲۱	۷	منگل
۲۴	۸	۲۲	۸	بدھ
۲۵	۹	۲۳	۹	جمعرات
۲۶	۱۰	۲۴	۱۰	جمعہ
۲۷	۱۱	۲۵	۱۱	بہشت
۲۸	۱۲	۲۶	۱۲	انوار
۲۹	۱۳	۲۷	۱۳	پیر
۳۰	۱۴	۲۸	۱۴	منگل
۳۱	۱۵	۲۹	۱۵	بدھ
۱	۱۶	۳۰	۱۶	جمعرات
۲	۱۷	۳۱	۱۷	جمعہ
۳	۱۸	۱	۱۸	بہشت
۴	۱۹	۲	۱۹	انوار
۵	۲۰	۳	۲۰	پیر
۶	۲۱	۴	۲۱	منگل
۷	۲۲	۵	۲۲	بدھ
۸	۲۳	۶	۲۳	جمعرات
۹	۲۴	۷	۲۴	جمعہ
۱۰	۲۵	۸	۲۵	بہشت
۱۱	۲۶	۹	۲۶	انوار
۱۲	۲۷	۱۰	۲۷	پیر
۱۳	۲۸	۱۱	۲۸	منگل
۱۴	۲۹	۱۲	۲۹	بدھ
۱۵	۳۰	۱۳	۳۰	جمعرات
۱۶	۳۱	۱۴	۳۱	جمعہ
۱۷	۱	۱۵	۱	بہشت
۱۸	۲	۱۶	۲	انوار
۱۹	۳	۱۷	۳	پیر
۲۰	۴	۱۸	۴	منگل
۲۱	۵	۱۹	۵	بدھ
۲۲	۶	۲۰	۶	جمعرات
۲۳	۷	۲۱	۷	جمعہ
۲۴	۸	۲۲	۸	بہشت
۲۵	۹	۲۳	۹	انوار
۲۶	۱۰	۲۴	۱۰	پیر
۲۷	۱۱	۲۵	۱۱	منگل
۲۸	۱۲	۲۶	۱۲	بدھ
۲۹	۱۳	۲۷	۱۳	جمعرات
۳۰	۱۴	۲۸	۱۴	جمعہ
۳۱	۱۵	۲۹	۱۵	بہشت
۱	۱۶	۳۰	۱۶	انوار
۲	۱۷	۳۱	۱۷	پیر
۳	۱۸	۱	۱۸	منگل
۴	۱۹	۲	۱۹	بدھ
۵	۲۰	۳	۲۰	جمعرات
۶	۲۱	۴	۲۱	جمعہ
۷	۲۲	۵	۲۲	بہشت
۸	۲۳	۶	۲۳	انوار
۹	۲۴	۷	۲۴	پیر
۱۰	۲۵	۸	۲۵	منگل
۱۱	۲۶	۹	۲۶	بدھ
۱۲	۲۷	۱۰	۲۷	جمعرات
۱۳	۲۸	۱۱	۲۸	جمعہ
۱۴	۲۹	۱۲	۲۹	بہشت
۱۵	۳۰	۱۳	۳۰	انوار
۱۶	۳۱	۱۴	۳۱	پیر
۱۷	۱	۱۵	۱	منگل
۱۸	۲	۱۶	۲	بدھ
۱۹	۳	۱۷	۳	جمعرات
۲۰	۴	۱۸	۴	جمعہ
۲۱	۵	۱۹	۵	بہشت
۲۲	۶	۲۰	۶	انوار
۲۳	۷	۲۱	۷	پیر
۲۴	۸	۲۲	۸	منگل
۲۵	۹	۲۳	۹	بدھ
۲۶	۱۰	۲۴	۱۰	جمعرات
۲۷	۱۱	۲۵	۱۱	جمعہ
۲۸	۱۲	۲۶	۱۲	بہشت
۲۹	۱۳	۲۷	۱۳	انوار
۳۰	۱۴	۲۸	۱۴	پیر
۳۱	۱۵	۲۹	۱۵	منگل
۱	۱۶	۳۰	۱۶	بدھ
۲	۱۷	۳۱	۱۷	جمعرات
۳	۱۸	۱	۱۸	جمعہ
۴	۱۹	۲	۱۹	بہشت
۵	۲۰	۳	۲۰	انوار
۶	۲۱	۴	۲۱	پیر
۷	۲۲	۵	۲۲	منگل
۸	۲۳	۶	۲۳	بدھ
۹	۲۴	۷	۲۴	جمعرات
۱۰	۲۵	۸	۲۵	جمعہ
۱۱	۲۶	۹	۲۶	بہشت
۱۲	۲۷	۱۰	۲۷	انوار
۱۳	۲۸	۱۱	۲۸	پیر
۱۴	۲۹</			

## روحانی راز

زبان مبارک

عالم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

آنکھ سے اچھل گئے وہ نہیں ہی ہو جوتے  
مرگ گیا چراہ میں اسکی ہی موجود ہے  
آرزو باقی ہے لیکن مدعا مقصود ہے  
آسمان جاوے کیوں غبار آلود ہے  
چھپے کو کیا جو حجاب سے مہم مقصود ہے  
مقتضیٰ احسن سرشار بد مشہود ہے  
ہے کوئی تو تجھ میں جو تہ تو اگر محسوس ہے  
جس نقوی اس نے دنیا آب مقصود ہے  
ہے مری نیت توجیر کو عمل محسوس ہے  
بس وہی محمود ہے جو اسکے مال محمود ہے  
مقتضیٰ ان کی طبیعت کا سخا و مجوس ہے  
ابن آدم بارگاہ سے اس لئے مطرود ہے  
آرزو ہے فائدہ ہے القابید سے

ہے نہیں پر سر مرا لیکن وہی مجوس ہے  
مطلقاً غیر فہارہ بقا مسدود ہے  
سوچنا کوئی نہیں فردوس کیوں مقصود ہے  
شاید اس کے دل میں یا میر بجائے سفا  
وہ مر ہے تا ابد میں اسکی از ازل  
احتیاج اک نقص ہے جلوگی ہے اک کمال  
بے ہنر کو چھٹا ہی کہتے دنیا میں آج  
ہانگ پر ہوتی ہے پیداوار چونکہ نہیں  
کیونش پاؤں اسکی درگاہ جزا ہے حساب  
دل کی حالت پر کسی بند کو ہو کیا اطلاع  
مدعا ہے میری ہمتی کا کہ مانگوں بار بار  
باپ کی سنت کو چھوڑا ہو گیا عید ہوا  
جب تک کہ تیرے کیش نہ ہو تقدیر سے

عشق و بیکاری اکتھے ہوا نہیں سکے کبھی

عرصہ سحری مجاہد تا ابد ممدود ہے

## شادی بیاہ کے فائدے

اس کے تین فائدے ہیں۔ اول عفت اور پر میر نگاری دوم حفظان  
صحت سوم حفظان نسل۔ اس کے علاوہ شرم کے اعطاء کو زنا  
و بدکاری سے بچانا ہے لیکن جو نکاح کی طاقت نہیں رکھتے ہیں  
چاہیئے کہ وہ روز رکھیں۔

روز	تاریخ	روز	تاریخ	روز	تاریخ
پیر	۱	۱۴	۸	۲	۱۶
منگل	۲	۱۴	۹	۳	۱۷
بدھ	۳	۱۸	۱۰	۴	۱۸
جمعرات	۴	۱۹	۱۱	۵	۱۹
جمعہ	۵	۲۰	۱۲	۶	۲۰
ہفتہ	۶	۲۱	۱۳	۷	۲۱
اتوار	۷	۲۲	۱۴	۸	۲۲
پیر	۸	۲۳	۱۵	۹	۲۳
منگل	۹	۲۴	۱۶	۱۰	۲۴
بدھ	۱۰	۲۵	۱۷	۱۱	۲۵
جمعرات	۱۱	۲۶	۱۸	۱۲	۲۶
جمعہ	۱۲	۲۷	۱۹	۱۳	۲۷
ہفتہ	۱۳	۲۸	۲۰	۱۴	۲۸
اتوار	۱۴	۲۹	۲۱	۱۵	۲۹
پیر	۱۵	۳۰	۲۲	۱۶	۳۰
منگل	۱۶	۳۱	۲۳	۱۷	۳۱

۱۶	۲	۸	۱۴	۱	پیر
۱۷	۳	۹	۱۵	۲	منگل
۱۸	۴	۱۰	۱۶	۳	بدھ
۱۹	۵	۱۱	۱۷	۴	جمعرات
۲۰	۶	۱۲	۱۸	۵	جمعہ
۲۱	۷	۱۳	۱۹	۶	ہفتہ
۲۲	۸	۱۴	۲۰	۷	اتوار
۲۳	۹	۱۵	۲۱	۸	پیر
۲۴	۱۰	۱۶	۲۲	۹	منگل
۲۵	۱۱	۱۷	۲۳	۱۰	بدھ
۲۶	۱۲	۱۸	۲۴	۱۱	جمعرات
۲۷	۱۳	۱۹	۲۵	۱۲	جمعہ
۲۸	۱۴	۲۰	۲۶	۱۳	ہفتہ
۲۹	۱۵	۲۱	۲۷	۱۴	اتوار
۳۰	۱۶	۲۲	۲۸	۱۵	پیر
۳۱	۱۷	۲۳	۲۹	۱۶	منگل
۱	۱۸	۲۴	۳۰	۱۷	بدھ
۲	۱۹	۲۵	۳۱	۱۸	جمعرات
۳	۲۰	۲۶	۱	۱۹	جمعہ
۴	۲۱	۲۷	۲	۲۰	ہفتہ
۵	۲۲	۲۸	۳	۲۱	اتوار
۶	۲۳	۲۹	۴	۲۲	پیر
۷	۲۴	۳۰	۵	۲۳	منگل
۸	۲۵	۳۱	۶	۲۴	بدھ
۹	۲۶	۱	۷	۲۵	جمعرات
۱۰	۲۷	۲	۸	۲۶	جمعہ
۱۱	۲۸	۳	۹	۲۷	ہفتہ
۱۲	۲۹	۴	۱۰	۲۸	اتوار
۱۳	۳۰	۵	۱۱	۲۹	پیر
۱۴	۳۱	۶	۱۲	۳۰	منگل
۱۵	۱	۷	۱۳	۳۱	بدھ
۱۶	۲	۸	۱۴	۱	جمعرات



# مہر کی حقیقت

۱۔ آج کل جو لوگوں نے شرعی مہر مقرر کر رکھا ہے۔ یہ ان کا اپنا ایجاد کردہ مسئلہ ہے ورنہ قرآن و حدیث میں کوئی ایسی حد مقرر نہیں ہے۔

۲۔ جو لوگ مہر محض نام و نمود اور نمائش کی خاطر یا اس واسطے کہ وہ شخص دُترار ہے ہزاروں کی تعداد میں مہر مقرر کرتے ہیں یہ ان کی زیادتی اور نادست امر ہے۔

۳۔ ہمیشہ مہر مقرر کرنے میں نیت نیک ہو اور رضا و رغبت کے ماتحت ہو۔ مرد کی حیثیت دیکھ کر اور عام رواج کو مد نظر رکھ کر مقرر کیا جائے۔

۴۔ مہر عورت کا حق ہے۔ مرد کے ذمہ قرض کے طور پر ہے اس کو یقیناً دینا ہوگا۔ بلکہ چاہیے کہ نکاح کے وقت ہی ادا کرے ورنہ بعد میں جس طرح ہو سکے اس کو ضرور دینا چاہیے۔

۵۔ اگر کسی کی بیوی فوت ہو جائے اور اس نے اس کا مہر ادا نہیں کیا۔ تو اس کو بھی عورت کا ترکہ سمجھنا چاہیے اس کو دوسرے مال میں شامل کر کے تقسیم کیا جائے۔ یا اس کے نام سے صدقہ و خیرات کرے۔

۶۔ پنجاب اور ہندوستان میں مہر جثوٹے کا بھی ایک رواج ہے جو بالکل ناواقف اور ناجائز ہے۔ چاہیے کہ مہر کار و پیہ عورت کے ماتحت ہیں ویکر بچہ کرے کہ اس مجھے دیدہ۔

**روحانی علوم**  
حضرت حکیم الامتہ مولانا مولوی حافظ حاجی لڑلوی  
خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی اپنی خلافت سے پہلے بیابان  
کی روحانی علوم پر مدد کرتے آلا تفسیریں جن کے مطالعہ سے علوم روحانی کی کئی غفینہ ہوتی  
ہے نہایت عمدہ لکھا جی چاہیے کے ساتھ نتائج کے بارے میں قیمت ۱۱ روپے

مہر	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
-----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----

جمعرات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	۶۵	۶۶	۶۷	۶۸	۶۹	۷۰	۷۱	۷۲	۷۳	۷۴	۷۵	۷۶	۷۷	۷۸	۷۹	۸۰	۸۱	۸۲	۸۳	۸۴	۸۵	۸۶	۸۷	۸۸	۸۹	۹۰	۹۱	۹۲	۹۳	۹۴	۹۵	۹۶	۹۷	۹۸	۹۹	۱۰۰
--------	---	---	---	---	---	---	---	---	---	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	----	-----





# حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ایک تبلیغی خط ایک فرمانروا کی نام

کچھ عرصہ پہلے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ایک ریاست کے فرمانروا کی طرف ایک تبلیغی خط لکھا تھا۔ اس کے پہنچنے پر فرمانروائے مذکور نے دریافت فرمایا کہ حضرت میرزا صاحب کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے آیا وہ نبی تھے یا نہیں۔ اس سوال کا جواب جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اپنی صلیبہ العزیز نے لکھا وہ ناظرین کے فائدہ کے لئے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

مکرمی و مخلصی خان صاحب السلام علیکم آپ کی خدمت میں میں نے جو خط لکھا تھا۔ اس کے متعلق ایک اہم امر کے دریافت کرنے کیلئے جناب کا خط ملا چونکہ ان دنوں قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کا پہلا پارہ بغرض طبع جانیوا لائٹھا اور میری اس کام کی طرف توجہ ضروری تھی میں آپ کے خط کا جواب جلدی نہیں دے سکا اور آج اس سے کسی قدر عذر ہونے پر آپ کے خط کا جواب لکھنے بیٹھا ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا ہے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کیا عقیدہ رکھتا ہوں آیا ان کو نبی سمجھتا ہوں یا نبی نہیں سمجھتا۔ مجھے جناب کے خط میں اس سوال کو دیکھ کر نہایت خوشی ہوئی کیونکہ میں نے سمجھا کہ میرے خط کو لا پرواہی اور بے توجہی کی نظر سے نہیں دیکھا گیا بلکہ اسے غور و فکر سے مطالعہ کیا گیا ہے اور میرا دل اس یقین سے بھر گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ اس خط و کتابت کے ذریعہ سے ان لوگوں کے لئے جنہیں وہ اپنی ہدایت کے قبول کرنے کا اہل خیال فرمائے ضرور نیک نتائج پیدا کریگا ہدایت دینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور وہی بہتر جانتا ہے کہ کون ہدایت پانے کے قابل ہے ہمارا کام تو صرف حق پہنچانا ہے ہاں جب کوئی شخص پیغام حق پر غور کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا کوئی بندہ اس کے سامنے پیش کرے تو اس منادی کی دل میں محبت کی ایک لہر پیدا ہوتی ہے وہ اس توجہ کرینوالے کے لئے دعا کرتا ہے کیونکہ وہ ایک زندگار میں اس کا حمد و معاون بن جاتا ہے چنانچہ جب مجھے جناب کا خط ملا تو میرے دل سے بے اختیار آپ کے لئے دعا اٹھ گئی کیونکہ وہ جو حق کے معلوم کرنے کی طرف توجہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو خواب غفلت سے جگلانے کا ہمت ہو جاتا ہے اور اسے دیکھ کر بہت سے دوسرے لوگ بھی پکارنے والے کی پکار پر کان بھرنے لگ جاتے ہیں اور اس کی بات کو سننے کی کوشش کرتے ہیں اور یہی وہ پہلی سیڑھی ہے جو انسان کو ہدایت قبول کرنے کے قریب کر دیتی ہے کیونکہ وہ جو سنتے نہیں مان بھی نہیں سمجھتے اور جو سنتے ہیں ان کا یہ نیک عمل خدا تعالیٰ کے فضلوں کا جاذب ہو کر آخر انہیں ہدایت کا وارث بنا دیتا ہے۔

دعوے مسیح موعود اب اصل سوال کے متعلق عرض کرتا ہوں اور وہ یہ کہ چونکہ حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا تھا ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ مسیح موعود کے متعلق مسلمانوں کا کیا عقیدہ ہے وہ اس کی نسبت یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ نبی ہو گا یا کہ وہ بنی نہ ہو گا۔ اس بات کے معلوم ہونے پر ہم آسانی سے فیصلہ کر سکیں گے کہ عام مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق مرزا صاحب کو ہمیں کیا سمجھنا چاہیے اور آیا ہم لوگ جو کچھ آپ کی نسبت اعتقاد رکھتے ہیں وہ اس عام عقیدے کے خلاف ہے یا اس کے مطابق سوچیں کہ جناب کو معلوم ہو گا اس وقت جس قدر فرقہ اسلام مسیح کی آمد کے منتظر ہیں ان میں اکثر لوگ اسی بات کے قائل ہیں اور احادیث انہی کی تائید کرتی ہیں کہ حضرت مسیح جب دوبارہ نازل ہونگے تو وہ بنی ہی ہونگے اور ان کو ان کے دوبارہ نزول کے وقت نبوت کے درجہ سے گرانہ دیا جائیگا شاید ہی کوئی عالم اس کے خلاف عقیدہ بیان کرتا ہو ورنہ اکثر اہل علم کا اس پر اتفاق ہے چنانچہ نواب صدیق حسن خان صاحب نے اپنی کتاب حج الکامہ میں احادیث سے اس بات کو ثابت کیا ہے کہ جب حضرت مسیح دوبارہ نازل ہونگے تو وہ بنی ہی ہونگے اور ان پر حضرت جبریل علیہ السلام سے قرآن کریم بھی اس بات کی تصدیق فرماتا ہے ان الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بانفسهم یعنی اللہ تعالیٰ کسی قوم پر جو انعام فرماتا ہے تو اسے اس وقت تک نہیں بدلتا جب تک کہ وہ قوم خود اپنی بدکاری کی وجہ سے اپنے استحقاق کو ضائع نہ کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مری ہے کہ آپ نے اپنے فوجیوں کو یہ مصرعہ پڑھا کہ الاكل شيخ ما خلا الله طل اور اس کی تشریف فرمائی تو ایک صحابی نے آگے سے اس کا دوسرا مصرعہ بھی پڑھ دیا کہ وكل نعيم اور اھ آت ذالک لیکن آپ نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی اور جب بار بار اس صحابی نے دہرایا تو فرمایا کہ نعم الله لا ينزولی عن رضی قرآن کریم اور احادیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بات پر شاہد ہیں کہ خدا تعالیٰ کے انعامات واپس نہیں لئے جاتے ہاں اگر کوئی شخص خود شہرت کر کے ان انعامات کے قابل اپنے آپ کو نہ رکھے تو یہ اور بات ہے پس یہ ممکن ہی نہیں کہ حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں واپس تشریف لائیں اور نبوت کا انعام جو اعلیٰ سے اعلیٰ انعام ہے ان سے واپس لے لیا جائے کیونکہ یہ بات اس وقت ناممکن ہے جب تک پہلے ان کا کوئی گناہ نہ ثابت کیا جائے جس کی وجہ سے ان کو نبوت کے درجہ سے محروم کر دینا ضروری ہو جائے لیکن انبیاء کی نسبت ایسا گمان بھی کرنا کہ وہ خود بالذات ایسے گنہگار ہو جائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو نبوت کے درجہ سے محروم کر دیں ایک کبیرہ گناہ ہے اور قریب ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا انسان بڑھتے بڑھتے کافر ہو جائے بلکہ قرآن کریم نے ان لوگوں کو کافر





سے ثابت ہے جیسا کہ حدیث شفاعت وغیرہ۔ اور اگر ہم یہ خیال کریں کہ وہی حضرت مسیح ناصری جو بنی اسرائیل کے نبی تھے بحیثیت نبی ہوئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمتاک ہے کیونکہ حضرت مسیح نے نبوت کا مقام براہ راست حاصل کیا تھا اور ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے وہ اس تہ کو نہ پہنچے تھے پس ان کے بحیثیت نبی واپس آئے ختم نبوت کی مہر ٹوٹ جاتی ہے اور خاتم النبیین حضرت مسیح قرار پاتے ہیں نہ کہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ہمارا اور دیگر فرقہ اسلام کا اس مسئلہ میں صرف اس قدر فرق ہے کہ وہ تو ایسا گزشتہ نبی کو دوبارہ دنیا میں لاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کو باطل کرتے ہیں اور ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں آسکتا جو براہ راست فیضان پانیوالا ہو بلکہ اب یہی شخص خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کر سکتا ہے جو پورے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا جو اپنی گردن پر رکھ لے یہ شخص اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ روحانی سے نبوت کا مقام پالے تو اس سے ختم نبوت بھی نہیں ٹوٹتی۔ کیونکہ اس نے جو کچھ حاصل کیا ہے وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل سے ہے اور اسکے درجہ کی بلندی و حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ کی بلندی ہے کیونکہ شاگرد کی لیاقت اسناد کی لیاقت کی علامت ہوتی ہے اور لائق شاگرد اسناد کی عظمت کو کم نہیں بلکہ زیادہ کرتا ہے ۛ

**خاتم النبیین کی شان** غرض اس بات میں ہم اور دیگر فرقہ اسلام بالکل متفق ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی نے ضرور آنا ہے لیکن وہ تو یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک ایسا نبی آئیگا جو براہ راست انعام نبوت پانیوالا ہوگا اور اس نے کل کمالات بلا آپ کی اتباع کے حاصل کئے ہونگے لیکن ہم اس عقیدہ کو گناہ سمجھتے ہیں اور ہمارے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دنیا کے پردہ پر کوئی ایسا نبی ظاہر نہیں ہو سکتا جس نے سب کچھ آپ ہی کی طفیل سے نہ پایا ہو بلکہ براہ راست کیونکہ اس طرح علاوہ ختم نبوت کے باطل ہونے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس شخص کا ممنون احسان بھی قرار دینا پڑتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے خراب ہونے پر وہ اس کی اصلاح کریگا اور اس طرح آپ پر احسان کریگا لیکن اس پر آپ کوئی احسان نہ ہوگا لیکن اگر کوئی ایسا شخص نبوت کا درجہ پائے جس نے سب کمالات آپ ہی کی اتباع میں حاصل کئے ہوں اور اسے امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا جائے تو پھر وہ نقص پیدا نہیں ہوتا جو پہلی صورت میں ہے کیونکہ وہ جو اصلاح کریگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اصلاح



ہوگی اور اس کا کام آپ ہی کا کام ہوگا۔ کیونکہ وہ آپ کا غیر نہ ہوگا بلکہ آپ ہی سے ہوگا اور غیرت تو وہیں ہوتی ہے جہاں غیرت ہو جہاں غیرت نہ ہو وہاں غیرت بھی پیدا نہیں ہوتی۔

نبیوں کے مبعود اور نشانات صداقت

میری اس تحریر سے آپ نے معلوم کر لیا ہوگا کہ ہمارا دیگر فرقہ اسلام کا اس بات میں اختلاف نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آ سکتا ہے یا نہیں۔ بلکہ اس بات میں اختلاف ہے کہ وہ نبی کہاں سے آئیگا آیا نبی اسرائیل کا کوئی نبی دوبارہ دنیا میں بھیجا جائیگا یا اسی امت کا کوئی فرد نبوت کا درجہ پاٹے گا اور چونکہ ایک طرف تو ایک نبی کے آنے کی خبر احادیث سے ثابت ہے اور دوسری طرف کسی پچھلے نبی کے دوبارہ آنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہوتی ہے اس لئے ہمارے نزدیک یہی عقیدہ درست ہے اور خدا بہتر جانتا ہے کہ یہی عقیدہ درست ہے کہ جس شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نبی اللہ کہا ہے وہ اس امت کا ایک فرد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں سے ایک غلام ہے اور اسلام کسی پچھلے مسیح کا محتاج نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ ہر زمانہ میں اپنے مخلص اور مطیع شاگردوں کو اصلاحِ عالم کے قابل بنا دیتی ہے اور آخری زمانہ کے لئے مقدر ہے۔ کہ ایک شخص اپنے عظیم الشان کام کی وجہ سے مسیح موعود کے نام سے موسوم ہو۔ اور اپنے بلند مرتبہ کی وجہ سے نبوت کا درجہ پا کر اسی امت میں سے کھڑا کیا جائے چنانچہ خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو چکا ہے اور وہ عظیم الشان انسان جس کا نام آنحضرت نے مسیح ابن مریم رکھا ہے اور نبی کے خطاب سے آپ نے یاد کیا ہے دنیا میں آپ کا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاکھوں نے اسے قبول کیا اور لاکھوں اس کے قبول کرنے پر تیار ہیں اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس کے ماننے والوں پر اپنے فضلوں کی بارش نازل کرے گا۔ بڑے بڑے انسان اس کے سلسلہ میں داخل ہونگے حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ بادشاہ اس کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور جیسا کہ قدیم سے سنت اللہ ہے وہ زبردست حملوں سے اسکی تابید کرے گا۔ خدا تعالیٰ نے آج سے چالیس سال پہلے اسے خبر دی تھی کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا پس خدا تعالیٰ کا کلام پورا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اور ضرور ہے کہ دنیا کے آخری دنوں سے پہلے خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں روز روشن کی طرح ظاہر ہوں گی کیونکہ خدا ہے تعالیٰ کہ وعدے اور اس کے رسول کی خبریں جھوٹ نہیں نکلتیں۔ وہ سچے وعدوں والا اور اس کی طاقتیں غیر محدود ہیں وہ جب

کسی کام کا ارادہ کرتا ہے تو کوئی طاقت اسکے ہاتھ کو روک نہیں سکتی اور اس کے ارادہ کو بدل نہیں سکتی۔ ہاں جیسا کہ اس کی قدیم سے سنت ہے اس کے بنی امت میں ایک چاند کی طرح ظاہر ہوتے ہیں اور ان کو وہی شخص دیکھ سکتا ہے جس کی نظرتیز اور بصارت سے بے عیب ہوتی ہے۔ لیکن جوں جوں وقت گزرتا جاتا ہے ان کا وجود روشن ہوتا جاتا ہے اور آخر وہ دن آ جاتے ہیں کہ سولے ان لوگوں کے جن پر ازل سے شقاوت کا قوی لگ چکا ہو سب انہیں قبول کر لیتے ہیں اور بخیر کھل جاتا ہے لیکن مبارک ہیں وہ جو خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ہو جاتے ہیں اور معرفت الہی کے دروازے ان پر کھولے جاتے ہیں وہ خدا کے برگزیدہ اور پسندیدہ لوگ ہوتے ہیں خدا ان سے راضی ہوتا ہے اور وہ خدا سے راضی ہوتے ہیں۔ پس مومن کا کام ہے کہ وہ اس بات کی انتظار نہ کرے کہ جب سب دینا مان لے گی تب میں بھی مان لوں گا اور یہ دھوکا نہ کھائے کہ چونکہ اکثر لوگ منکر ہیں اس لئے یہ سلسلہ ضرور چھوٹا ہوگا بلکہ اخلاص اور صداقت سے تندریش حق کرے پھر اگر اسے صداقت مل گئی تو اس سے زیادہ خوش قیمت کوئی نہیں۔ اور اگر مدعی کا جھوٹ ثابت ہو گیا تو اس کا کوئی نقصان نہیں بلکہ اللہ کے حضور میں اسکے اس عمل کی قدر کی جائیگی اور وہ ان لوگوں میں شامل کیا جائیگا جو کسی ایسی آواز کی بے قدری نہیں کرتے جو خدا تعالیٰ کے نام سے بلند کی جائے ہیں اب اس خط کو ختم کرتا ہوں اور جناب سے امید کرتا ہوں کہ وہ ضرور توجہ سے سلسلہ احمدیہ کے حالات دریافت فرمائیں گے جس کا بہتر طریق یہ ہے کہ وہ ہمارے سلسلہ کے چند علماء کو اپنی خدمت میں حاضر ہونے کا موقعہ دیں اور ان سے سلسلہ کے مفصل حالات سن کر اس بات کا فیصلہ فرمائیں کہ حق کس طرف ہے یہ علماء جناب کی خواہش کے معلوم ہونے پر فوراً دار الخلافہ میں حاضر ہو سکتے ہیں اس خط کے ساتھ ہی میں اپنا ایک مطبوعہ خط مستحقہ الملوک نامی آپ کی خدمت میں ارسال کرتا ہوں جو کہ ایک خواب کی بناء پر ہندوستان کے ایک ولایت ریاست کی طرف میں نے لکھا ہے چونکہ اس میں اختصار کے ساتھ سلسلہ کے تمام حالات پر روشنی ڈالی ہے اس لئے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو جناب کو اس کے مطالعہ سے ہمارے سلسلہ کے حالات دریافت کرنے میں بہت کچھ آسانی ہوگی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آخری جلسہ سالانہ ۱۳۰۵ھ بمطابق ۱۹۱۵ء کی

**دو تقریریں**

زبردست دو تقریریں جنکو بدر کے پرچوں سے لیکر علیجو کتاب کی صورت میں شائع کیا ہے نہایت عمدہ لکھائی چھپائی قیمت ۳۰۰ محمدیہ مین تاج کتب قادیان سے طلب کریں



حقیقت خیز

(مرقومہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

ایک نکتہ اسجگہ یاد رکھنے کے قابل ہے اور وہ نکتہ یہ ہے کہ خنزیر جو حرام کیا گیا ہے خدا نے ابتداء سے اس کے نام میں ہی حرمت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ کیونکہ خنزیر کا لفظ خنزراو آرسے مرکب ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ میں اس کو فاسداو خراب کھیتا ہوں۔ خنزیر کے معنی بہت فاسد آڑ کے معنی دیکھتا ہوں پس اس جانور کا نام جو ابتداء سے خدا نے تعالیٰ کی طرف سے اسکو ملا ہے وہی اس کی پلیدی پر دلالت کرتا ہے اور عجیب اتفاق یہ ہے کہ ہندی میں اس جانور کو سور کہتے ہیں یہ لفظ بھی سو اور اسے مرکب ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ میں اس کو بہت برا دیکھتا ہوں اور اس سے تعجب نہیں کرنا چاہیے کہ سو کا لفظ عربی کیونکہ ہو سکتا ہے کیونکہ ہم نے اپنی کتاب صلیب الرحمن میں ثابت کیا ہے کہ تمام زبانوں کی ماں عربی زبان ہے اور عربی لفظ ہر ایک زبان میں نہ ایک دو بلکہ ہزاروں ملے ہوئے ہیں سو سو عربی لفظ ہے اس لئے ہندی میں سو کا ترجمہ بد ہے پس اس جانور کو بد بھی کہتے ہیں اس میں کچھ بھی شک محال نہیں ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں جبکہ تمام دنیا کی زبان عربی تھی اس ملک میں یہ نام اس جانور کا عربی میں مشہور تھا جو خنزیر کے نام کے ہم معنی ہے۔ پھر اب تک یادگار باقی رہ گیا۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ شائری میں اس کے قریب قریب یہی لفظ متغیر ہو کر اودکچ بن گیا ہو مگر صحیح لفظ یہی ہے کیونکہ اپنی قسم قسمیہ ساتھ رکھتا ہے جس پر لفظ خنزیر گواہ نا ملتی ہے اور یہ معنی جو اس لفظ کے ہیں یعنی بہت فاسد اس کی شج کی حاجت نہیں اس بات کا کس کو علم نہیں کہ یہ جانور اول درجہ کا نجاست خور اور نیز بے غیرت اور حیثیت ہے اب اس کے حرام ہونے کی وجہ ظاہر ہے کہ قانون قدرت یہی چاہتا ہے کہ ایسے پلید اور بد جانور کے گوشت کا اثر بھی بدن اور روح پر پلیدی ہو کیونکہ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ غذاؤں کا بھی انسان کی روح پر ضرور اثر ہے پس اس میں کیا شک ہے کہ ایسے بدکا اثر بھی بدی پڑے گا جیسا کہ یونانی طبیعیوں نے اسلام سے پہلے ہی یہ رائے ظاہر کی ہے اس جانور کا گوشت بالخاصیت جیسا کی قوت کو کم کرتا ہے اور یونانی کو بڑھاتا ہے اور مرد کا کھانا بھی اسی لئے اس شریعت میں منع ہے کہ مرد اور سچی کھانیوالے کو اپنے رنگ میں لانا ہے اور نیز ظاہری صحت کے لئے بھی مضر ہے اور جن جانوروں کا خون اندر ہی ہوتا ہے جیسے کلا گھوٹا ہوا۔ یا لاشی سے مارا یہ تمام جانور حقیقت منرار کے حکم میں ہی ہیں۔ کیا مرہ کا خون اندر رہنے سے اپنی حالت پر رہ سکتا ہے نہیں بلکہ وہ بوجہ مرلوب ہونیکے بہت جلد گندہ ہوگا اور اپنی عنونت سے تمام گوشت کو خراب کرے گا اور

کی راہوں میں ثابت قدم کرے۔ اور وہ یہ ہیں :-

۱- منشی جمال الدین صاحب پیشرو بق میرنشی حجت ۲۸ حافظ حاجی موسی احمد خان صاحب الہدیہ قادیان

نمبر ۱۱ موضع بلدانی کھاریاں ضلع کبریت ۱۹ سید عبدالرحمن صاحب حاجی الدکھا موضع بدایت

۲۔ مولوی حافظ افضل دین صاحب۔ ۳۰۔ میاں جمال الدین سجواں کو دراپتو معہ اہلیت

۳۱ میاں محمد یحییٰ بکلی ۳۲ میاں جبر الدین ۳۳

۵۴۳ میاں عبدالغفر شکاری

۶۔ مولوی قطب دین صاحب۔ بڑی سیالکوٹ ۴۴۔ منشی گلشن دین۔ ریتھاس۔ جملہ

۸۔ میاں محمد خاں صاحب

۹ منشی طہر احمد صاحب " ۳۷ شیخ عبد الرحیم صاحب نو مسلم سابق لیس

منشی فراض علی صاحب

۱۲ مولوی عبدالحکیم صاحب سیالکوٹ ۳۹ مہاراجا سنگھ صاحب کانہری

۱۲۷ اسید حامد شاه صاحب

۴ مولوی وزیر الدین صاحب کانگرہ۔ الم ممرز ایوب بیگ صاحب معہ اعلیت۔

۱۵- منتی گوهر علی صاحب جالندر ۳۴ مینر افذا بخش صاحب جھنگ

۱۶ مؤیدی علی احمد علی صا. دیپی ریواس یہاں

۱۰۸ ممالک و النخلة صاحب  
۱۰۹ ایچاں بی بس صاحب روبرو اتر کر

مہم بید محمد سوری خان صاحب  
سالتہ اکٹھا اسٹڈیا آلا

۱۹ میاں قطب الدین خاں صاحب مسرگرم ۵۴

۲۰ مولوی ابو الحمید صاحب حیدر آباد دکن  
سازمان ریاست میثیلہ

۲۱ مولوی حاجی حافظ حکیم نور دین صاحب ۴۴ شیخ شہاب الدین صاحب زرعہ

معه هر دو زوجه بحمیره ضلع شاه بود ۴۷

۲۲ مولوی سید محمد حسن صاحب امریہ علیہ السلام مولیٰ محمد الدین صاحب

۲۲ سوکوی عالی حکیم کل دین صاحب  
موسس روز و جمعه

۴ صاحبزاده میسر امیر اکبر صاحبزاده میسر

قادیانی سابق سرکاری مدرسہ اہلیت ۵۲ محمد انوار حسین خان صاحب شاہ آباد دہلی

۲۵ سید ناصر نواب صاحب ہلوی حال قادیانی ۵۳ شیخ فضل الہی صاحب فیض الدین صاحب

۲۶ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لکھنؤ ۵۴ میاں عبد الغفر صاحب دہلی

معہ اہلبیت حال قاریانی ۵۵ مولوی محمد سعید صاحب شامی طرابلسی

۲۷ صاحبزاده منظور محمد صاحب مجہدیت ۵۶ مولوی سید سید صاحب خوشاب

\_\_\_\_\_



کی راہوں میں ثابت قدم کرے۔ اور وہ یہ ہیں۔

- ۱۔ منشی جمال الدین صاحب شمس سابق منشی جٹ ۲۸ حافظ حاجی مولوی احمد خان صاحب قادیان
- ۲۔ مولوی حافظ فضل دین صاحب ۳۰ میان جمال الدین شہزاد گوراب پورہ علیہ
- ۳۔ میان محمد بن پٹواری بلانی ۳۱ میان خیر الدین ۳۲
- ۴۔ قاضی سیف علی نعمانی صاحب علیہ علیہ شام ۳۳ میان امام الدین ۳۴
- ۵۔ مرزا ابن بیگ صاحب علیہ علیہ بہاولپور ۳۵ میان عبدالغفر پٹواری ۳۶
- ۶۔ مولوی قطب بن صاحب بدلی سیالکوٹ ۳۷ منشی گلشن ۳۸
- ۷۔ منشی روضا صاحب کپور تھلہ ۳۹ قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹی
- ۸۔ میان محمد خاں صاحب ۴۰ میان عبداللہ صاحب پٹواری سنوری
- ۹۔ منشی غفر احمد صاحب ۴۱ شیخ عبدالرحیم صاحب نو مسلم سابق لیس
- ۱۰۔ منشی عبدالرحمن صاحب ۴۲ دفعدار سالہ ۱۲ اچھاوٹی سیالکوٹ
- ۱۱۔ منشی فیاض علی صاحب ۴۳ مولوی مبار علی صاحب انام
- ۱۲۔ مولوی عبدالرحیم صاحب سیالکوٹ ۴۴ میرزا نیاز بیگ صاحب کٹاوری
- ۱۳۔ سید حامد شاہ صاحب ۴۵ میرزا یعقوب بیگ صاحب
- ۱۴۔ مولوی وزیر الدین صاحب کانگرہ ۴۶ الم مرزا ایوب بیگ صاحب علیہ
- ۱۵۔ منشی گوہر علی صاحب جالندھر ۴۷ میرزا فضل بخش صاحب
- ۱۶۔ مولوی غلام علی صاحب بدلی شمس جہلم ۴۸ مرزا نواب محمد علی خان صاحب بدلی شمس
- ۱۷۔ میان نبی بخش صاحب فروگر۔ امرتسر ۴۹ سید محمد عسکری خاں صاحب
- ۱۸۔ میان عبداللہ خان صاحب ۵۰ سابق اکسٹرا اسٹنٹ الہ آباد
- ۱۹۔ میان قطب الدین خاں صاحب مسرگڑہ ۵۱ مرزا محمد یوسف بیگ صاحب
- ۲۰۔ مولوی ابوحمید صاحب حیدرآباد دکن ۵۲ سامانہ ریاست پٹیالہ
- ۲۱۔ مولوی حاجی حافظ حکیم نور دین صاحب ۵۳ شیخ شہاب الدین صاحب لڑیانا
- ۲۲۔ مولوی سید محمد حسن صاحب امرتسر ضلع لڑا ۵۴ شہزادہ عبدالحمید صاحب
- ۲۳۔ مولوی حاجی حافظ حکیم فضل دین صاحب ۵۵ منشی حمید الدین صاحب
- ۲۴۔ صاحبزادہ محمد سراج الحق صاحب نعمانی ۵۶ میان کرم الہی صاحب
- ۲۵۔ سید ناصر نواب صاحب ہلوی حال قادیان ۵۷ قاضی زین العابدین صاحب غاپور مرہند
- ۲۶۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۵۸ مولوی غلام حسن صاحب جٹ پشاور
- ۲۷۔ سید ناصر نواب صاحب ہلوی حال قادیان ۵۹ محمد انوار حسین صاحب شاہ آباد دکن
- ۲۸۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۶۰ شیخ فضل الہی صاحب فیض الدین
- ۲۹۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۶۱ میان عبدالغفر صاحب بدلی
- ۳۰۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۶۲ مولوی محمد سعید صاحب شانی طرانی
- ۳۱۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۶۳ مولوی حبیب شاہ صاحب خوشاب
- ۳۲۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۶۴
- ۳۳۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۶۵
- ۳۴۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۶۶
- ۳۵۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۶۷
- ۳۶۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۶۸
- ۳۷۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۶۹
- ۳۸۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۷۰
- ۳۹۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۷۱
- ۴۰۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۷۲
- ۴۱۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۷۳
- ۴۲۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۷۴
- ۴۳۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۷۵
- ۴۴۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۷۶
- ۴۵۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۷۷
- ۴۶۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۷۸
- ۴۷۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۷۹
- ۴۸۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۸۰
- ۴۹۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۸۱
- ۵۰۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۸۲
- ۵۱۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۸۳
- ۵۲۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۸۴
- ۵۳۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۸۵
- ۵۴۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۸۶
- ۵۵۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۸۷
- ۵۶۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۸۸
- ۵۷۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۸۹
- ۵۸۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۹۰
- ۵۹۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۹۱
- ۶۰۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۹۲
- ۶۱۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۹۳
- ۶۲۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۹۴
- ۶۳۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۹۵
- ۶۴۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۹۶
- ۶۵۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۹۷
- ۶۶۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۹۸
- ۶۷۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۹۹
- ۶۸۔ صاحبزادہ افتخار احمد صاحب لڑیانا ۱۰۰

۸۸ منشی عبدالحق صاحب کراچی والد الوصی	۱۵۱ سید صالح صاحب حاجی اندر کھانا تاجروں	۱۵۰ مولوی محمد فضل صاحب چنگا - گوجران
۸۹ حافظ فضل احمد صاحب لاہور	۱۵۲ سید محمد ابراہیم صاحب صاحب لاہور	۱۵۱ سید سرفراز قاضی صاحب لاہور
۹۰ مولوی قاضی امیر حسین صاحب بعبیرہ	۱۵۳ سید عبدالحق صاحب حاجی ایوب صاحب لاہور	۱۵۲ منشی الہ بخش صاحب لاہور
۹۱ مولوی حسن علی صاحب مرحوم بھنگا پور	۱۵۴ حاجی محمد رضا صاحب عربی بغدادی نریل	۱۵۳ حاجی ملا نظام الدین صاحب لاہور
۹۲ مولوی فیض احمد صاحب ٹکلی لوالی گوجرانوالہ	۱۵۵ سید محمد یوسف صاحب حاجی اندر کھانا	۱۵۴ عطا الہی غوث گڑھ پٹیالہ
۹۳ سید محمود صاحب مرحوم سیالکوٹ	۱۵۶ مولوی سلطان محمد صاحب میلان پور	۱۵۵ مولوی نور محمد صاحب مانگٹ
۹۴ مولوی غلام امام صاحب عزیز الوغلیں منی پور	۱۵۷ حکیم محمد سعید صاحب لاہور	۱۵۶ مولوی کریم الدین صاحب امرتسر
۹۵ شمس شاہ صاحب کراچی صلیب چاند ڈوڈھ	۱۵۸ منشی قادر علی صاحب لاہور	۱۵۷ سید عبدالمہادی صاحب سولن شملہ
۹۶ میان جان محمد صاحب مرحوم قادیان	۱۵۹ منشی غلام محمد صاحب لاہور	۱۵۸ مولوی محمد عبداللہ صاحب پٹیالہ
۹۷ منشی فتح محمد صاحب لاہور	۱۶۰ منشی سراج الدین صاحب تریل کھیری	۱۵۹ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب لاہور
۹۸ شیخ محمد صاحب لاہور	۱۶۱ قاضی غلام رفیع صاحب اکثر اسٹیشن	۱۶۰ ڈاکٹر بوستان صاحب قصور ضلع لاہور
۹۹ منشی احمد جان صاحب مرحوم لاہور	۱۶۲ کشتہ زنی نگر گڑھ حال پٹنہ	۱۶۱ ڈاکٹر رفیع شید الدین صاحب لاہور
۱۰۰ منشی پریم بخش صاحب مرحوم جالندھر	۱۶۳ مولوی عبدالقادر خان صاحب جمال پور لویانا	۱۶۲ غلام محمد الدین صاحب فرزند کلاں
۱۰۱ شیخ عبدالرحمن صاحب نولم قادیان	۱۶۴ مولوی عبدالقادر صاحب فاضل لودیانا	۱۶۳ مولوی صفدر حسین صاحب آباؤن
۱۰۲ حاجی غلام محمد صاحب لاہور	۱۶۵ مولوی رحیم الدین صاحب مرحوم لاہور	۱۶۴ خلیفہ نور الدین صاحب جموں
۱۰۳ میان پریم بخش صاحب لاہور	۱۶۶ مولوی غلام نبی صاحب مرحوم خوشاں شاہ	۱۶۵ میان السدہ صاحب لاہور
۱۰۴ منشی ابراہیم صاحب لاہور	۱۶۷ مولوی محمد حسین صاحب علاقہ ریاست جٹ	۱۶۶ منشی غازی الدین صاحب کانگرہ
۱۰۵ منشی قمر الدین صاحب لاہور	۱۶۸ مولوی شہاب الدین صاحب غزنوی کابل	۱۶۷ سید محمد حسین صاحب علاقہ پٹیالہ
۱۰۶ حاجی محمد امیر خان صاحب سہارنپور	۱۶۹ مولوی سید تقی حسین صاحب لاہور	۱۶۸ مولوی حکیم نور محمد صاحب موکل
۱۰۷ حاجی عبدالرحمن صاحب مرحوم لودیانا	۱۷۰ ڈاکٹر اسٹنٹ علی گڑھ ضلع فرخ آباد	۱۶۹ حافظ محمد بخش مرحوم کوٹ قاضی
۱۰۸ قاضی خواجہ علی صاحب لاہور	۱۷۱ منشی صادق حسین صاحب بخارا	۱۷۰ چوہدری شرف الدین صاحب کوٹہ فیصلہ
۱۰۹ منشی تاج محمد خان صاحب لاہور	۱۷۲ شیخ مولوی فضل حسین صاحب احمد آبادی جلم	۱۷۱ میان رحیم بخش صاحب امرتسر
۱۱۰ سید محمد کنیہ الحق صاحب روپڑ	۱۷۳ میان عبدالعلی موضع عبدالرحمن ضلع شالہ	۱۷۲ مولوی محمد فضل صاحب مکہ گجرات
۱۱۱ شیخ محمد عبدالرحمن صاحب شونکان کابل	۱۷۴ منشی نصیر الدین صاحب لونی حال جہا آباد	۱۷۳ میان اسماعیل صاحب امرتسر
۱۱۲ خلیفہ حبیب الدین صاحب جبر لاہور	۱۷۵ قاضی محمد بخش صاحب کوٹ گوجرانوالہ	۱۷۴ مولوی غلام حسین صاحب گھروان جالندھر
۱۱۳ پیر فرید بخش صاحب مرحوم ڈیرہ دون	۱۷۶ قاضی فضل الدین صاحب لاہور	۱۷۵ منشی امانت خاں صاحب نادون کانگرہ
۱۱۴ حافظ مولوی محمد بخش صاحب لاہور	۱۷۷ قاضی سراج الدین صاحب لاہور	۱۷۶ قاری محمد صاحب جلم
۱۱۵ شیخ خلیفہ علی مظفر نٹھ غلام نبی	۱۷۸ قاضی عبدالرحیم صاحب فرزند شید قاضی میان	۱۷۷ میان کرادو صاحب پٹنہ
۱۱۶ محمد اسماعیل غلام کبریا صاحب فرزند لاہور	۱۷۹ صاحب کوٹ قاضی گوجرانوالہ	۱۷۸ حافظ نور احمد لودیانا
۱۱۷ مولوی محمد احسن صاحب امرتسر	۱۸۰ شیخ کریم الہی صاحب کلکری پٹیالہ	۱۷۹ میان کریم الہی صاحب لاہور
۱۱۸ احمد حسین صاحب فرزند رشتہ بیلوی	۱۸۱ میرزا اعظم بیگ صاحب حمہ سا پٹیالہ	۱۸۰ میان عبداللہ صاحب نارووال
۱۱۹ محمد احسن صاحب امرتسر	۱۸۲ میرزا ابراہیم صاحب لاہور	۱۸۱ میان غلام حسین صاحب پٹیالہ
۱۲۰ صاحب عبدالرحمن حاجی اندر کھانا تاجروں	۱۸۳ میان غلام محمد صاحب طالب نام پٹنہ لاہور	



۱۸۲ میاں نظام الدین صاحب جہلم	۲۱۴ منشی عبدالرحمن صاحب کارک لاهور	۲۴۴ مولوی سید محمد رموی صاحب جہلم آباد
۱۸۳ میاں محمد صاحب جہلم	۲۱۵ خواجہ جمال الدین صاحب فی لہ	۲۴۵ مفتی فضل الرحمن صاحب مہدی پور
۱۸۴ میاں علی محمد صاحب	۲۱۶ لاسور حال جموں	۲۴۶ حافظ محمد عید صاحب بھیرہ حال لندن
۱۸۵ میاں عباس خاں کھوار گجرات	۲۱۷ منشی مولانا بخش صاحب کارک لاهور	۲۴۷ منتری قلع الدین صاحب بھیرہ
۱۸۶ میاں قطب الدین صاحب کوٹہ فقیر جہلم	۲۱۸ شیخ محمد حسین صاحب مراد آبادی پٹالہ	۲۴۸ منتری عبد الکریم صاحب
۱۸۷ میاں المددہ خاں صاحب الہالہ	۲۱۹ عالم شاہ صاحب کھایاں گجرات	۲۴۹ منتری غلام الہی صاحب
۱۸۸ محمد جیات صاحب چک جانی	۲۲۰ مولوی شیر محمد صاحب ہوجن شاپور	۲۵۰ میاں عالم دین صاحب
۱۸۹ مخدوم مولوی محمد صدیق صاحب بھیرہ	۲۲۱ میاں محمد اسحق صاحب اورسیر بھیرہ	۲۵۱ میاں محمد شفیع صاحب
۱۹۰ عبدالغنی صاحب فرزند رشید مولوی	۲۲۲ حال ممباسہ	۲۵۲ میاں نجم الدین صاحب
برہان الدین صاحب جہلمی	۲۲۳ میرزا اکبر بیگ صاحب کلانور	۲۵۳ میاں خادم حسین صاحب
۱۹۱ قاضی خیر الدین کوٹ قاضی گوجرانوالہ	۲۲۴ مولوی محمد یوسف صاحب سنور	۲۵۴ بابو غلام رسول صاحب
۱۹۲ میاں فضل الدین صاحب قاضی کوٹ	۲۲۵ میاں عبد الصمد صاحب	۲۵۵ شیخ عبد الرحمن صاحب ٹولم
۱۹۳ میاں علم الدین صاحب کوٹہ فقیر جہلم	۲۲۶ منشی عطا محمد صاحب سیالکوٹ	۲۵۶ مولوی سردار محمد صاحب لون سانی
۱۹۴ قاضی میر محمد صاحب کوٹ کھیل	۲۲۷ شیخ مولانا بخش صاحب	۲۵۷ مولوی دوست محمد صاحب
۱۹۵ میاں المددہ صاحب بنت گوجرانوالہ	۲۲۸ سید نصیب علی شاہ صاحب	۲۵۸ مولوی حافظ محمد صاحب بھیرہ
۱۹۶ میاں سلطان محمد صاحب	۲۲۹ ڈپٹی انسپکٹر ڈنگہ	۲۵۹ مولوی شیخ قادی بخش صاحب احمد آباد
۱۹۷ مولوی خان ملک صاحب کھوال	۲۳۰ منشی ترم علی صاحب کوٹ پسرور	۲۶۰ منشی ابرار صاحب بلوک چھاؤنی شامپو
۱۹۸ میاں اکبر بخش صاحب علاقہ بندہ اتر	۲۳۱ سید احمد علی شاہ صاحب سیالکوٹ	۲۶۱ میاں حاجی درپام خوشاب
۱۹۹ مولوی عنایت الدین صاحب مدرس نانوالہ	۲۳۲ ماسٹر غلام محمد صاحب	۲۶۲ حافظ مولوی فضل دین صاحب
۲۰۰ منشی میر بخش صاحب گوجرانوالہ	۲۳۳ حکیم محمد دین صاحب	۲۶۳ سید دلدار علی صاحب بلوک کپور
۲۰۱ مولوی احمد جال صاحب س	۲۳۴ میاں غلام محی الدین صاحب	۲۶۴ سید رمضان علی صاحب
۲۰۲ مولوی حافظ احمد دین چک سکندر گجرات	۲۳۵ میاں عبدالعزیز صاحب	۲۶۵ سید جویری صاحب بلول حال الیاد
۲۰۳ مولوی عبدالرحمن صاحب کھیول جہلم	۲۳۶ منشی محمد دین صاحب	۲۶۶ سید فرزند حسین صاحب چانڈیہ
۲۰۴ میاں محمد دین صاحب لالہ موسیٰ	۲۳۷ منشی عبد المجید صاحب اوجہ گوراپور	۲۶۷ سید اہتمام علی صاحب موڑنڈا
۲۰۵ میاں اسیم صاحب پندرہ جہلم	۲۳۸ میاں خدا بخش صاحب ٹالہ	۲۶۸ حاجی نجفی صاحب کٹرہ محلہ
۲۰۶ سید محمود شاہ صاحب فقیر گجرات	۲۳۹ منشی جمیل الرحمن صاحب حاجی پور بھونڈہ	۲۶۹ شیخ نکاب صاحب
۲۰۷ محمد جو صاحب امرتسر	۲۴۰ محمد حسین صاحب لنگیا نوالی گوجرانوالہ	۲۷۰ شیخ خدا بخش صاحب
۲۰۸ منشی شاہ دین صاحب دینا جہلم	۲۴۱ منشی زین الدین صاحب اسیم بھیرہ	۲۷۱ حکیم محمد حسین صاحب لاسور
۲۰۹ منشی روشن دین صاحب ڈنڈوت	۲۴۲ سید ناصر صاحب سب سیر ڈنڈوت	۲۷۲ میاں عطا محمد صاحب سیالکوٹ
۲۱۰ حکیم فضل الہی صاحب لاسور	۲۴۳ سید فضل شاہ صاحب لاسور	۲۷۳ میاں محمد دین صاحب جموں
۲۱۱ شیخ عبداللہ دیوبند صاحب کپور	۲۴۴ منشی عطا محمد صاحب پیڑوٹ جھنگ	۲۷۴ میاں محمد حسین صاحب عطار لہیا
۲۱۲ منشی محمد علی صاحب	۲۴۵ شیخ نواز صاحب حال دہرہ مال ممباسہ	۲۷۵ سید نیاز علی صاحب بدایوں حال راجہ پور
۲۱۳ منشی امام الدین صاحب کک	۲۴۶ منشی سرفراز خان صاحب جھنگ	۲۷۶ ڈاکٹر عبدالرشید صاحب سرسہ

۲۹۲ عثمان عرب صاحب طایف شیر	۲۷۷ شیخ حافظ الدین صاحب بی انجھیا
۲۹۳ عبدالکریم خان صاحب مخم چارو	۲۷۸ میاں عبدالسبحان لاہور
۲۹۴ عبدالوہاب صاحب بغدادی	۲۷۹ میاں شہامت خان نادون
۲۹۵ میاں کریم بخش صاحب حوم	۲۸۰ مولوی عبدالحکیم صاحب بھارواڑا
۲۹۶ مغفور جمال پور ضلع لودیانہ	۲۸۱ قاضی عبدالصاحب کوٹ قاضی
۲۹۷ عبدالغفر صاحب فیغیر الدین	۲۸۲ عبدالرحمن صاحب پٹواری سواری
۲۹۸ حافظ غلام فتح الدین صاحب بھیر	۲۸۳ بکت علی صاحب مرحوم نذہ غلام نبی
۲۹۹ محمّد علی صاحب نقشبندی کھاریلو	۲۸۴ شہاب الدین صاحب
۳۰۰ محمد امین کتاب فرش جہلم	۲۸۵ صاحب بن صاحب طحال گجرات
۳۰۱ مولوی محمد علی صاحب مدرس ملتان	۲۸۶ مولوی غلام حسن مرحوم دینگر
۳۰۲ محمد رحیم الدین صاحب حبیب اللہ	۲۸۷ نواب بن صاحب مدرس
۳۰۳ شیخ حرمت علی صاحب کراچی الہ آباد	۲۸۸ احمد دین صاحب منار
۳۰۴ میاں نور محمد صاحب بھٹو گڑھی پٹیاں	۲۸۹ عبدالصاحب فانی لاہور
۳۰۵ مستری اسلام احمد صاحب بھیرہ	۲۹۰ کرم الہی صاحب کپڑ پٹری
۳۰۶ حبیبی خان صاحب الہ آباد	۲۹۱ سید محمد آفندی ترکی
۳۰۷ قاضی رضی الدین صاحب اکبر آباد	
۳۰۸ سوادہ خاں صاحب الہ آباد	
۳۰۹ مولوی عبدالحق صاحب دہلوی	
۳۱۰ فضل حق صاحب بس سائپٹیاں	
۳۱۱ مولوی حبیب الدین صاحب حوم	
۳۱۲ محافظ دفتر پولس جہلم	
۳۱۳ جب علی صاحب پشتر ساکن	
۳۱۴ جھوٹی کمنہ شمع الہ آباد	
۳۱۵ ڈاکٹر سید منصف علی صاحب	
۳۱۶ پشتر الہ آباد	
۳۱۷ میاں کریم الدین صاحب ساہیٹ	
۳۱۸ پولس جہلم	
۳۱۹ (از کتاب انجام اتھم)	

# حضرت سید محمد اور آپ کا کام

(از قلم مبارک صاحبزادہ مولوی عبدالوہاب صاحب نفا الرشد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :-

۱- انا لنصر رسلنا والذین امنوا فی الحیوة الدنیا (۲) کتب اللہ لاغلبین  
انا ورسلی (۳) وکان حقاً علینا نصر المومنین (۴) فان حزب اللہ  
ہم الغالبون (۵) ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذباً او کذب  
بآیتہ انہ لا یفلح الظالمون (۶) سینا الہم غضب من ربہم و  
ذلة فی الحیوة الدنیا وکذا لک نجزی المفترین ۔

آیات مندرجہ بالا میں اللہ تعالیٰ ایک قانون اور اپنی سنت بیان فرماتا ہے اور وہ یہ کہ کاذب مدعی  
رسالت ہرگز ترقی نہیں پاتا۔ اور جب کوئی انسان خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے یقیناً نصرت اور مہربانی  
کو اپنے ساتھ لیکر آتا ہے۔ یہ بہت زبردست اصل ہے اور ایک راستباز کی صداقت کا روز روشن



سے زیادہ واضح معیار ہے۔ تاریخ کے اوراق کو پٹو۔ فرعون کی مثال کو لو وہ مضر اور متکبر انسان جن کو اپنی قوت شان و شوکت، لشکر، قوم پر اتنا ناز تھا جو موسیٰ کو نہایت ذلت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا تھا اور کہتا تھا کہ میں تو اس کی مچھر اور پیشے کے برابر بھی پرواہ نہیں کرتا۔ مگر کیا انجام ہوا اس کا ان ذالک بصیرۃ والا لباب آخر وہ کہاں گیا اس کی شان و شوکت کیا ہوئی اور وہ موسیٰ جسکو مادی آنکھ کمزور ہے کس، بے بس دیکھتی تھی منظر اور منظر ہوا پس اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جس پوئے کو خدا لگاتا ہے کوئی نہیں جو اسے نقصان پہنچا سکے۔

قبل اسکے کہ میں ان تائیدات الہیہ کا ذکر کرں۔ میں حضرت مسیح عمو کے لئے ظاہر ہوئیں ان الہامات کا ذکر کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں جو آپ کو اس زمانے میں ہوئے جب کہ آپ کو کوئی جانتا بھی نہ تھا۔ یہ قادیان جو آج مرجع ضلالت بنا ہوا ہے اس وقت ایک گنہگار کا ڈول تھا اور کوئی اسے جانتا بھی نہ تھا سو اس وقت اللہ تعالیٰ نے فرمایا

(۱) فحان ان تعان و تصرف بین الناس

وہ وقت قریب آگیا ہے جب تجھے نصرت ملیگی اور تیرا نام روشن ہوگا۔

(۲) یا نون من کل فج عمیق

دور دراز مقامات سے لوگ تیرے پاس آئیں گے حتیٰ کہ سڑکوں میں گڑھے پڑ جائیں گے۔ دور دراز ممالک سے کثرت سے لوگ تیرے پاس آئیں گے مگر تو جیسا کہ فطرت انسانی کا خاصہ ہے ان کی ملاقات سے کبیدہ خاطر نہ ہونا

(۳) ولا تضع لخلق الله ولا تنقسم من الناس

اللہ تعالیٰ کی نصرت تمہارے ساتھ شامل ہوگی اور یہ باتیں ضرور پوری ہو کر میں گی اور جب سب کچھ یوں ہی ہو جاوے گا تو پھر کہا جائیگا کیا ہم نے سچ نہ فرمایا تھا تو لوگوں کا امام بنایا جائیگا۔

(۴) اذا جاء نصر الله والفتح وانتهى امر الزمان البنا هذا بالحق

دیکھو خدا کی رحمت سے نامید نہ ہونا کیونکہ اس کی نصرت قریب ہے تیرے گاؤں کی سڑکیں کثرت آمد کی وجہ سے گڑھوں سے معمور ہو جائیں گی۔ لوگ دور دراز ملکوں سے تیرے پاس آئیں گے اور ہم لوگوں کے دلوں میں

(۵) انی جاعلك للناس اماسا

(۶) ولا تئیس من روح الله الا ان روح الله قریب الا ان نصر الله قریب یا بیک من کل فج عمیق ویا نون من کل فج عمیق ینصرك الله من عند ینصرك

الہام کریں گے کہ وہ تیری مدد کریں اور تو ہماری آنکھ کے سامنے ہے اور ہم تیرا مرتبہ اور ذکر بلند کر دیں گے اور وہ خدا اس دُنیا میں بھی تجھے مدد دینگا اور آخرت میں بھی اور اپنی نعمتوں کی تکمیل تجھے پر کر دیگا۔

رجال نوحی الیہم من السماء  
انک یا عیننا برفع اللہ ذکک  
وتیمم لغمته علیک فی الدنیا  
والآخرۃ۔

ان الہامات اور اس قسم کے بہت سے الہامات کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس دُنیا میں بھیجا میں یہ ذکر کئے بغیر بھی نہیں رہ سکتا کہ ابتدا میں آپ کی کامیابی کے رستے میں کیا مشکلات اور روکیں حاصل تھیں۔

۱، آپ کا خاندان تمام دنیوی وجاہت کھو چکا تھا اور ایک معمولی گاؤں میں استقامت تھا، آپ کی تعلیم کا کوئی خاص استہام نہ تھا، ۲، سچپن میں گوشت نہ نشین اور تارک الدنیا ہونے کی وجہ سے قرب و جوار کے ساتھ بھی کوئی ایسے تعلقات نہ تھے وہم، تمام سجادہ نشین، علماء، صوفیاء آپ کے دشمن تھے کیونکہ اگر لوگ آپ کو مان لیتے تو ان کی تمام عزت اور شہرت خاک میں ملتی جتی ۵، غیر مذہب کے لوگ آپ کے جانی دشمن تھے کیونکہ آپ کی تعلیم فرقہ پر آرا کی مصداق تھی ۶، امراء اس لئے آپ کے دشمن تھے کہ آپ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فرض کو ادا کرتے ہوئے کبھی نہ جھجکتے تھے ۷، آپ ان خیالات کو لوگوں کے دلوں سے محو کرنا چاہتے تھے جو صدیوں سے مستحکم ہو چکے تھے ۸، آپ کی صحت بھی اچھی نہ تھی کیونکہ رسول مقبول صلح کی پیشگوئی کہ مسیح موعود درود چادریں پہنے ہو گا۔

غرض کوئی بڑی سے بڑی روک ایسی نہ تھی جو آپ کی راہ میں حائل نہ ہو مگر پھر خدا تعالیٰ نے آپ کو کامیاب نہ کیا ہو جو ان آپ پر چڑھتا وہ آپ کی ترقیوں کو ساتھ لانا اور سرائت جو آتی وہ آپ کے مدارج کو اور بلند کرتی جن لوں آپ نے اپنے دعوے کو دُنیا کے سامنے پیش کیا آپ کا نام دُنیا میں کوئی شخص بھی نہیں جانتا تھا مگر پھر دُنیا کے درود رکناؤں تک آپ کا نام پھیلنا اور آپ کو ایسے عشاق دیئے جن کی قربانیاں دنیا کی تاریخ میں سنہری حروف ہیں لکھی جائیں گی انہوں نے اپنی جان تک دینے سے دریغ نہیں کیا۔ لے کابل کی سرزمین تو گواہ ہے کہ سچے میں احمد کے عشاق کا خون محض اس لئے کہ وہ شمع احمد کے پرولنے تھے بہا یا گیا۔ مگر انہوں نے اُن تک نہ کی۔ آپ نے ایک ایسی جماعت تیار کر دی جو اپنے سینوں میں اشاعت اسلام کی آگ رکھتی ہے۔ آپ کے سلسلے میں غرباء بھی ہیں امراء بھی۔ صوفی بھی ہیں علماء بھی ہیں۔ علاوہ ازیں آپ کی جماعت کے افراد یورپ میں بھی ہیں امریکہ میں بھی افریقہ میں بھی ہیں آسٹریلیا میں بھی کیا آپ پر غضب الہی نازل ہوا یا آپ کو آپ کی اولاد کو آپ کے گھر کو



برکات سے بھر دیا گیا جس نے آپ کا دامن پکڑا وہ پار ہو گیا اور جوہر قابل پر آیا وہ کاٹا گیا ڈوٹی، امریکہ والوں کے  
 لمحہ جوت ہوا تو لیکچر اہم منہ و نشان کیلئے۔ آخر محمد عیسیٰ یوں کے لئے تو الٹی بحث، چرخ الدین جمونی،  
 غلام دستگیر مسلمانوں کے لئے۔

آپ نے جس میدان میں قدم رکھا فتح اور کامیابی آپ کے پاؤں چومتی رہی۔

انبیاء کے کیا مقاصد ہوتے ہیں [۱] کیا وہ مقاصد آپ کی ذات سے پورے ہوئے اللہ تعالیٰ حضرت نبی کریم  
 کی بعثت کے دو مقصد بیان فرماتے ہیں (۱) لیسکون للعالمین نذیرا (۲) وصارسلناک الامۃ  
 للعالمین یہاں پر ایک شبہ پیدا ہوتا ہے کہ آپ نے تمام جہان کو ڈرایا سوا اسکے متعلق یہ یاد رہے کہ  
 آپ کی وفات کے وقت تو آپ کا اپنا تمام ملک بھی مسلمان نہیں ہوا تھا بلکہ آپ کے خلفاء کے ذریعہ یہ کام  
 تکمیل کو پہنچا۔ دراصل بات یہ ہے کہ انبیاء ایک ہیج ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد ان کے متبعین کے ذریعہ  
 اسکی بارگاہی ہوتی ہے اسی معیار پر ہم حضرت مسیح موعود کو بھی پرکھتے ہیں حضرت مسیح موعود کی بعثت  
 کے بھی دو مقصد تھے (۱) مسلمانوں کی اصلاح (۲) مخالفین کے اعتراضات کا قلع قمع یعنی اسلام  
 پر جو بیرونی حملے ہو رہے تھے ان کا دفعیہ۔

کیا یہ مقاصد پورے ہوئے [۱] آپ نے ایک ایسی جماعت تیار کر دی جو اسلام کا صحیح نمونہ ہے اور جو اپنے پیروں  
 میں ارشاد اسلام کی آگ رکھتی ہے (۲) خلاف اسلام سائنس اور فلسفہ کی پامالی (۳) معارف قرآنہ کی اشاعت  
 (۴) دعا کی فلاحی (۵) توکل کی حقیقت (۶) بولوں علی فطرت الاسلام کی فلاحی (۷) پردہ مستورات کی  
 حقیقت (۸) مذاہب باطلہ کا رد (۹) خوابوں کی حقیقت اور پیمان (۱۰) وحی اور لہام کی ماہیت اور حقیقت  
 (۱۱) ہمدردی بنی نوع انسان (۱۲) گونہ گشت کے حقوق بتلانے (۱۳) یہ بتانا کہ ہر قوم اور ہر ملک میں اللہ کے  
 رسول آئے جیسے کشن و غنچہ (۱۴) علم ہدایہ میں ایک ضلیہ انسان بتائیے پیدا کی کہ ہر مدعی اپنے دعویٰ اور دلیل کو اپنی امر  
 کتاب پیش کرے (۱۵) اسلام میں اختلافی مسائل پر مطلق فیصلہ دیا (۱۶) حضرت بابا نانک کا مسلمان ہونا ثابت کیا  
 (۱۷) احادیث کی صحیحیت کا معیار بتلایا (۱۸) آریہ برہمنوں سے حق و باطل کا قلع قمع کیا (۱۹) کھلیب کر دی (۲۰) الوہیت  
 مسیح کے خلاف زبردست دلیل پیش کی (۲۱) نزول ملائکہ، مہر رب، نزول مسیح، وصال، قتل خنزیر، قرآن کے نسخ و نسخ  
 ہونے کا خیال، ایسے تمام مسائل کی حقیقت بتادی اور ہر بات کو توڑ کر خدا کا جلال و بنا پر ظاہر کر دیا  
 غرض اسلام کی نشر و اشاعت اور نفو کے لئے کوئی ایسی ضرورت نہ تھی جو آپ کی ذات سے پوری نہ ہوتی ہو اور کوئی ایسا میدان نہیں جس میں

خدا کا جبرئیل

فاتحانہ رنگ میں داخل نہیں ہوا۔ اور خدا تعالیٰ کی نصرت اس کے ساتھ نہیں رہی۔

## اخلاق خاتون

الحمد للہ شہد الحمد للہ ہم نے ایک کتاب اس نام سے مستورات کے پڑھنے یا ان کو پڑھانے کے لئے نہایت غور سے تیار کی ہے خدا رسول اور قرآن اور دین اسلام کی باتیں اس میں درج ہیں یہ قابل قدر کتاب دینا بھری عورتوں کی اصلاح اور بھلائی اور فائدے کے واسطے بنائی گئی ہے اور چھوٹی تقطیع و سری کتب سا بزر پر کھلے کھلے خوشخط حروف اور نہایت عمدہ لکھاٹی چھپائی کے ساتھ چھپائی گئی ہے جس قدر اس کے اندر مضامین درج ہیں ان کی فہرست ذیل میں درج کرتا ہوں اس کتاب کے ۸ صفحہ ہیں کتاب کی کچھنے کے قابل ہے شائقین بہت جلد طلب فرما دیں قیمت سنہ ۴۴ ر چار آنے

### فہرست مضامین

۱) اسلامی شریعت ۲) مستورات کو وعظ ۳) تعلقات زوجین ۴) سنہرا وعظ ۵) اخلاق نسوان ۶) اوصاف خاتون ۷) جوار امرات دینی ۸) تادیب النساء ۹) تعلیم نسوان ۱۰) ہدایت النساء ۱۱) دین کے پھولوں کی کلیاں ۱۲) زیور ایمان ۱۳) تعلیم خواتین ۱۴) ادیب نسوان ۱۵) حقوق میاں بی بی ۱۶) ہدایات مستورات ۱۷) معلوم خواتین ۱۸) تعلقات میاں بی بی ۱۹) ہدایات خواتین ۲۰) باطنی صفاتی ۲۱) رسومات مروجہ ۲۲) زیورات ہیندو ۲۳) پاکدامنی و عفت ۲۴) حفاظت نوبہا ۲۵) نفس کی اصلاح ۲۶) روزہ کی حقیقت ۲۷) خرافات ۲۸) نسوان ۲۹) اخلاقی ہدایات ۳۰) احکام قرآنی ۳۱) نظام خانہ داری ۳۲) سچا مذہب ۳۳) مسائل ذہنیہ ۳۴) اصول جماعت احمدیہ ۳۵) بنی پاک کا خاندان ۳۶) حضرت امام احمدی علیہ السلام ۳۷) دعائے مانگنے کے فوائد ۳۸) وظائف کا بیان ۳۹) سوانح حضرت خدیجہ الکبریٰ ۴۰) سوانح حضرت عائشہ صدیقہ ۴۱) اسلامی تعلیم ۴۲) خرافات ۴۳) نظم کون جو دم ہی بڑے بڑے گنبد ۴۴) مضامین قرآن کریم

## تعلیم خاتون

یہ کتاب ہم نے پچھلے سال چھپائی تھی خدا کے فضل سے یہی مقبول ہوئی کہ دواڑھاٹی ماہ میں ہاتھوں ہاتھ ختم ہو گئی اب کی دفعہ اضافہ کے ساتھ ترمیم کر کے دوبارہ شائع کیا گیا ہے اس میں عام فہم موٹی موٹی نیام دینی باتیں درج کی گئی ہیں محض عورتوں کی بہتری اور تعلیم کی خاطر چھپائی گئی ہے اور لکھاٹی چھپائی نہایت واضح علیحدہ علیحدہ حروف چھوٹی تقطیع جس کو سچے سچے آسانی کیساتھ پڑھ سکے اکثر دوستوں نے اس کتاب کو پسند کیا ہے اس میں اسلامی احکام اور اخلاقیات کی باتیں بھی ہیں فہرست مضامین ذیل میں درج ہے حجم ۸ صفحہ نہایت قابل دید کتاب ہے قیمت سنہ ۴۴ ر چار آنے

### فہرست مضامین

۱) عقائد صحیحہ ۲) سنہری لہجہ ۳) عادات مستورات ۴) مذہب کی باتیں ۵) عورتوں کو وعظ ۶) اتحاد زوجہ ۷) لہجہ زریں لہجہ ۸) اصلاح خاتون ۹) تعلقات زوجین ۱۰) اصلاح نسوان ۱۱) مواظبت حسنہ ۱۲) ہدایات زریں ۱۳) قیمتی موقی ۱۴) اعمال صالحہ ۱۵) رسومات شادی ۱۶) تعلقات زوجین ۱۷) نصائح الرجال ۱۸) حسن معاشرت ۱۹) نورانی نصائح ۲۰) روحانی امراض ۲۱) راز کی باتیں ۲۲) انصاف تعلیم و تربیت ۲۳) اولاد کی نمٹ ۲۴) بچوں کی تربیت ۲۵) بیمار کا علاج ۲۶) بچوں کی حفاظت ۲۷) تربیت اولاد ۲۸) صحت و تندرستی ۲۹) بچوں کے کام ۳۰) کھانے پینے کے آداب ۳۱) گفتگو کے آداب ۳۲) بچوں کی نیند ۳۳) طب کی باتیں ۳۴) حکمت کی باتیں ۳۵) حفظان صحت ۳۶) احمدی جماعت کیا ہے ۳۷) عقائد تہذیب ۳۸) تعلیم المہدی ۳۹) احمدی فتوے تمت

بیت محمد یامین امین سترناجران ختم فی دیان دارالامان